بزم آخر

یعنی

شہر دہلی کے دو آخیر بادشاہوں کا طریق معاشرت

جسمیں بطور مکالمہ ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کے زمانہ سے ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ اخیر بادشاہ دہلی کے عہد تک روزمرہ کے ظاہر و مخفی برتاؤ، عادتیں، رسمیں، خانگی معاملات، طرز معاشرت، دربار اور سواری کے قاعدے، جشن اور نذروں کے قرینے، میلوں کے رنگ، تماشوں کے ڈھنگ، امیروں میں تہوار کے قاعدے، زنانہ میلوں میں عورتوں کی بات چیت، مع تصاویر سواری و دربار و اسکے متعلق درج کئے گئے

مرتبہ منشی فیض الدین صاحب مرحوم

سنہ ١٩٣٠ء

بار سوم

خاکسار [illegible] نے اپنی فرمائش سے

[illegible] پریس دہلی [illegible] چھپ کر شائع [illegible]

قیمت عام عمر — روساؤ امراء سے ۸ ار — والیان ملک سے عمر — محصول علاوہ

بزم آخر

یعنی

دہلی کے دو اخیر بادشاہون کا طریق معاشرت

رباعی

صبح عشرت کی شام ہوتی ہے	بزم آخر تمام ہوتی ہے
ہان اجل آج آجاتا ہے +	انجمن اختتام ہوتی ہے

یون تو خود ہی دنیا ایک عبرت نامہ ہے جو صبح و شام کی رنگ برنگی سے ہر وقت اور ہر روز زمانہ کا انقلاب دکھاتی رہتی ہے۔ لیکن بعض عبرتین ایسی بھی ہوتی ہین کہ اُن سے صاحب ہوش ہوش پکڑتے اور اپنی آیندہ بہتری و بدتری کا شگون لیتے ہین۔ نہین نہین بلکہ دنیوی واقعات کو کامل اور سچی پیشین گوئی تصور فرماکر اُسی سے ہونہار نتیجے نکالتے ہین چنانچہ جنکی طبیعتون مین خدائے تعالی نے یہ صلاحیت اور جوہر لطیف پیدا کیا ہے وہ کھیل مین سے بھی ایک نہ ایک کام کی بات حاصل کر لیتے ہین بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمتہ۔

قطعہ

نگویند از سر بازیچہ حرفی	کزآن پندی نگیرد صاحب ہوش
وگر صد باب حکمت پیش نادان	بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

چونکہ بقا ذات باری کے واسطے مخصوص اور فنا ہمارے لیے
ہر دم موجود ہے اس لیے مناسب ہے کہ زمانہ کتاب انقلاب کے
جو جو ورق الٹتا جائے ہم اس کی ایک ایک نقل اپنی عبرت اور
گزشتہ واقعات کی کیفیت معلوم کرنے کی غرض سے اپنے پاس
رکھتے جائین تاکہ ہمین زمانہ گذشتہ اور آئندہ سے ہر گھڑی ترقی و تنزل
کا سبق ملتا رہے اور ہم اپنے اس چند روزہ عروج پر حد سے
زیادہ نازان نہون - بلکہ ان امور کی اصلاح مین کوشش کرین
جنھون نے پچھلون کو کہین کا نہ رکھا اور اگلون کے ساتھ بھی شاید
ویسا ہی سلوک کرین پس اس لحاظ سے اگر ہم شاہان دہلی کے دو
اخیر بادشاہون کے طریق معاشرت کا ہوبہو ذکر لکھین
جس کے سننے کو ہماری آئندہ نسلون کے کان ہمیشہ ترستے اور
آنکھین دیکھنے کو پھڑکتی رہین گی تو کچھ بیجا نہین ان کی قوم کے واسطے
بھی ایک عمدہ اور دیرپا یادگار ہے - کیونکہ ابھی تک تو بعض بعض
اپنی آنکھون سے دیکھنے اور بزرگون سے سننے والے آدمی موجود ہین

پھر وہ کہاں اور ہم کہاں ۔ کوئی دن کو یہ خواب و خیال ہو کر مٹ جائے گا۔

لہذا مالکان مطبع ارمغان نے یہ کام منشی محمد فیض الدین صاحب ملازم قدیم جناب والا خطاب صاحب عالم و عالمیان مرزا محمد ہدایت افزا عرف مرزا الٰہی بخش صاحب مغفور و سپدر شہزادہ دہلی کے جنھوں نے بچپن سے قلعہ معلے میں ہوش سنبھالا اور شہزادہ ممدوح کی خدمت میں رہ کر بہت کچھ واقفیت پیدا کی تھی سپرد کیا اور خود بھی صرف کثیر کے علاوہ ہر قسم کی مدد پہنچائی چنانچہ ایک عرصہ میں یہ سارا سامان یعنی نقشہ سواری و دربار و نقول ہوا ۔ چیدہ وغیرہ جمع ہو کر دہلی کی بزم آخر تیار ہوئی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مصنف مذکور نے مکالمہ کے طور پر سارا بیان لکھ کر ایک ایسی پر اثر تصویر کھینچ دی ہے کہ جس سے ہر ایک پڑھنے والا گویا اسی جگہ بیٹھا ہوا معلوم ہوتا ۔ اور ایک ایک بات کو اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے ۔ اگر محل سرائے کا ذکر ہے تو وہی بیگمات کی زبان موجود ہے اور جو دربار کا موقع ہے تو وہی درباری گفتگو ہو رہی ہے ۔

درحقیقت واقعات کا اس طرح پر بیان کرنا انہین کا حصہ
ہے یا ہمارے صاحب عالم بہادر مرزا سلیمان شاہ صاحب
بہادر دام اقبالہ و اجلالہ یادگار حضور مغفور کی زلہ ربائی کا تصدق۔
اس اخیر بزم مین حضرت ابو نصر معین الدین اکبر شاہ
ثانی کے زمانے سے لیکر ابو ظفر سراج الدین محمد
بہادر شاہ
اخیر بادشاہ دہلی کے عہد تک روزمرہ کے کل برتاؤ۔ عادتین
رسمین۔ خانگی معاملات۔ دربار اور سواری کے قاعدے
جشن اور نذر دون کے قرینے۔ زنانہ اور مردانہ میلون کے
رنگ۔ تماشون کے ڈھنگ۔ تخت نشینی اور مرنے کی کیفیت
وغیرہ نہایت شرح۔ بسط کے ساتھ درج ہے۔ چنانچہ مضامین
ذیل سے ان کل باتون کا اندازہ ہوسکتا ہے۔
یہ کتاب مصنف نے ہندوستان کے نامی رئیسون
خاندانی اور شریف لوگون کے کتب خانون مین رکھے
جانے کی غرض سے نہایت عمدہ کمال صحت سے
چھپائی ہے۔ اس لئے تمام اہل مطابع کی خدمت مین التماس
ہے کہ وہ اس کے چھاپنے یا دوسری طرز پر کر لینے کی

جرأت نہ فرمائین ورنہ حکام وقت کی تکلیف دہی اور اپنی سرگردانی کا آپ سبب ہون گے فقط ۔ المشتہر

[illegible]

فہرست مضامین بزم آخر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قل سیروا فی الارض ثم انظروا

اللہ اکبر

چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا	ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
خزاں کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں	بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

بادشاہ کے محل کا حال

رات

دیکھو! بادشاہ محل میں آرام فرماتے ہیں چپی والیاں چپی کر رہی ہیں باہر قصہ خوان میٹھا داستان کہہ رہا ہے - ڈیوڑھیان [illegible] میں اندر حبشنیاں - ترکنیاں - قلماقنیاں (قوم ولایت) پہرے دے رہی ہیں - باہر حبشی قلار (عہدہ) - دربان - مردھے - پیادے (سردار پیادہ) - سپاہی پہرے چوکی سے ہوشیار ہیں اب چار گھڑی رات باقی رہی - وہ بادشاہی توپ صبح کی دن چلی

صبح

چلمچی آفتابے والیون نے زیرانداز بچھا چلمچی آفتابہ لگایا۔ رومال خانے والیان۔ رومال۔ پاؤن پاک۔ بینی پاک لئے کھڑی ہین۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ سب نے مجرا کیا مبارک باد دی۔ طشت چوکی پر گئے۔ بیٹھ وضو کیا۔ نماز پڑھی وظیفہ پڑھا۔ اتنے مین توشہ خانے والیان کمخاب کا دستبقچہ لے کر حاضر ہوئین۔ پوشاک بدلی۔ دیکھو تو جسولنی کیسے ادب سے ہاتھ باندھے عرض کر رہی ہے۔

جہان پناہ! حکیم جی حاضر ہین۔ حکم ہوا ہون! یعنی بلاؤ۔ ایلو وہ پردہ ہوگیا۔ آگے آگے جسولنی پیچھے پیچھے حکیم جی منہ پر رومال دابے چلے آتے ہین۔ مجرا کیا۔ نبض دیکھی۔ رخصت ہوئے دواخانہ ہین سے تبریدِ کمخاب کے گلے مین کسی ہوئی۔ اوپر مہر لگی ہوئی آئی۔ دواخانے والی نے سامنے مہر توڑ تبرید بادشاہ کو پلائی۔ بھنڈے خانے والیون نے بھنڈہ تازہ کر کر کارچوبی زیرانداز بچھا۔ چاندی کے تاش مین لگا دیا۔ کٹوری تیار کر بھنڈے پر رکھ دی۔ بادشاہ نے بھنڈا نوش کیا محل کی سواری کا حکم دیا

محل کی سواری

کہاریاں ہوادار لائیں۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ دیکھو اردا بیگنیاں مردانے کپڑے پہنے۔ سر پہ پگڑی۔ کمر میں دوپٹے باندھے۔ جریب ہاتھ میں لئے ہوئے۔ اور حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں جریب پکڑے تخت کے ساتھ ساتھ ہیں۔ خواجہ سرا مورچھل کرتے جاتے ہیں۔ چوبدارنیاں آگے آگے ہاتھ میں جریب لئے پکارتی جاتی ہیں خبردار ہو۔ خبردار ہو۔ درگاہ میں سواری آئی۔ سلام کیا۔ فاتحہ پڑھی۔ لو اب سواری پھر آئی۔ بیٹھک میں داخل ہوئی۔ بادشاہ تکیہ پر بیٹھے۔ ملکہ دوران (بادشاہ کی معشوقہ بیوی) اپنی مسند پر۔ اور سب بیویاں حرمیں اپنے اپنے درجہ سے داہنی طرف بیٹھیں۔ شاہزادے شاہزادیاں اور بیگمات بائیں طرف بیٹھیں۔ چوبدارنیاں خواجہ باہر کی عرض و معروض بادشاہ سے کر رہی ہیں۔ حکم احکام جاری ہو رہے ہیں۔ عرضیاں دستخط ہو رہی ہیں۔ لو اب تو پہر دن چڑھا۔ خاصے کی داروغہ نے عرض کیا۔ کیا بات خاصے کو کیا حکم ہے؟ حکم ہوا اچھا چوبدارنی نے خاصہ والیوں کو آواز دی۔ چلو خاصہ لاؤ دسترخوان تیار کرو۔

کیسوں کے لئے لکڑی کا کٹہرا کرتے تھے اسپر میں پردہ ڈالتے تھے۔

خاصہ

کہاریان۔ کشمیرنین دوڑین۔ دیکھو اہنڈکلیا۔ چھوٹے خاصے
بڑے خاصے کے خوان سرپر لئے چلی آتی ہین۔ خوانون کا تار لگ
رہا ہے۔ ایلو خاصے والیون نے پہلے ایک سات گز لمبا تین
گز چکلا چمڑا بچھایا اوپر سفید دسترخوان بچھایا۔ بیچون بیچ مین دو گز
لمبی ڈیڑہ گز چکلی۔ چھ گنا اونچی چوکی لگا۔ اس پر بھی پہلے چمڑا پھر
دسترخوان بچھا۔ خاص خوراک کے خوان مہر لگے ہوئے چوکی پر لگا
خاصے کی داروغہ سامنے ہو بیٹھی اس پر بادشاہ خاصہ کھائین گے
باقی دسترخوان پر بیگماتین۔ شاہزادے شاہزادیان کھانا کھائین
گی۔ لو اب کھانا چنا جاتا ہے۔

کھانون کے نام

چپاتیان۔ پھلکے۔ پراٹھے۔ روغنی روٹی۔ بری روٹی۔ بیسنی روٹی
(پتلی روٹی) (چھوٹی روٹی) (دال بھری ہوئی)
خمیری روٹی۔ نان۔ شیرمال۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزبان۔ کلچہ۔ باقرخانی
تنوری روٹی۔ بادام کی روٹی۔ پستے کی روٹی۔ چاول کی روٹی۔ گاجر
کی روٹی۔ مصری کی روٹی۔ نان پنبہ۔ نان گلزار۔ نان قماش
(دہتی) (ولایتی) (ولایتی)

نان تنکی - بادام کی نان خطائی - پستے کی نان خطائی چھوارے کی نان خطائی

چپاتی وغیرہ روٹی

یخنی پلاؤ - موتی پلاؤ - نورمحلی پلاؤ - نکتی پلاؤ - فالسائی پلاؤ - آبی پلاؤ

ایجاد نورجہاں

سنہری پلاؤ - روپہلی پلاؤ - بھنجیہ پلاؤ - انناس پلاؤ - کوفتہ پلاؤ - بریانی

پلاؤ - چلاؤ - سالمے بکرے کا پلاؤ - بونٹ پلاؤ - شولہ - کھچڑی

کشمش پلاؤ - نرگسی پلاؤ - زمردی پلاؤ - لال پلاؤ - مزعفر پلاؤ - ڈبولی

طاہری - متنجن - زردہ - مزعفر - سوئیاں - من وسلویٰ - فرنی - کھیر

بادام کی کھیر - کدو کی کھیر - گاجر کی کھیر - کنگنی کی کھیر - یاقوتی - نمش - دودھ

کا دلمہ - بادام کا دلمہ - سموسے سلونے میٹھے - شاخین کھجلے قتلمے

قورمہ - قلیہ - دو پیازہ - ہرن کا قورمہ - مرغ کا قورمہ - چٹپٹی - بورانی

راتا - کھیرے کی دوغ - ککڑی کی دوغ - پنیر کی چٹنی - سمنی - آش

دہی بڑے - بینگن کا بھرتا - آلو کا بھرتا - چنے کی دال کا بھرتا - آلو

کا دلمہ - بینگن کا دلمہ - کریلوں کا دلمہ - بادشاہ پسند کریلے

بادشاہ پسند دال - سیخ کے کباب - شامی کباب - گولیوں کے

کباب - تیتر کے کباب - بٹیر کے کباب - ٹکڑی کباب - گوشت کے

کباب - خطائی کباب - حسینی کباب - روٹی کا حلوا - گاجر کا حلوا

کدو کا حلوا - ملائی کا حلوا - بادام کا حلوا - پستے کا حلوا - انگور

کا حلوا - آم کا مربا - سیب کا مربا - بہی کا مربا - ترنج کا

مربا۔ کریلے کا مربا۔ رنگترے کا مربا۔ لیمو کا مربا۔ انناس کا مربا
کٹھل کا مربا۔ بادام کا مربا۔ گگروندے کا مربا۔ بانس کا مربا
ان سب قسمون کے اچار۔ ادرک پھرے کا اچار بھی۔ بادام کے
نقل۔ پستے کے نقل۔ خشخاش کے نقل۔ سونف کے نقل
مٹھائی کے رنگترے۔ شریفے۔ امرود۔ جامنین۔ انار وغیرہ
اپنے اپنے موسم میں۔ اور کیہون کی بالین مٹھائی کی بنی ہوئین
حلوا سوہن گری کا۔ پپڑی کا گوندے کا۔ حبشی۔ لڈو موتی چور
کے۔ مونگ کے۔ بادام کے پستے کے ملائی کے۔ لوزات مونگ
کی۔ دودھ کی۔ پستے کی۔ بادام کی۔ جامن کی۔ رنگترے کی فالسے
کی۔ پنیٹھے کی مٹھائی۔ لپٹے۔ منٹھری۔ امرتی۔ جلیبی۔ برفی۔ پینٹھی
قلاقند۔ موتی پاک۔ در بہشت۔ بادشاہی۔ اندرسے کی گولیان
اندرسے وغیرہ۔ یہ سب چیزین قابون طشتریون۔ رکابیون
پیالون۔ پیالیون مین قرینے قرینے سے چنی گئین۔ بیچ بیچ مین
گلدان رکھدیئے۔ اور نعمت خانہ تیار کر دیا۔ کھیان پہ دسترخوان
پر ڈالدین۔ مشک۔ زعفران۔ کیوڑے کی بو سے تمام
مکان مہک رہا ہے۔ چاندی کے برتنون سے دسترخوان
جگمگا رہا ہے۔ چلمچی۔ آفتابہ۔ بیسنی۔ چنبیلی کی کھلی۔ صندل کی

تکیون کی ڈبیان - ایک طرف زیرانداز پہنگی رومال - زانوپوش دست پاک - بینی پاک - ایک طرف رومال خانے والیان ہاتھون مین لیے کھڑی ہین جسولنی نے عرض کیا حضور خاصہ تیار ہے بادشاہ اپنی پٹاپ پرچوکی کے سامنے آن کر بیٹھے - داہنی طرف ملکۂ دوران - اور بیگماتین - بائین طرف شاہزادے شاہزادیان بیٹھین - رومال خانے والیون نے زانوپوش گھٹنون پر ڈالدیئے - دست پاک آگے رکھدیئے - خاصے کی داروغہ نے خاص خوراک کی مہر توڑ خاصہ کھانا شروع کیا دیکھو بادشاہ آلتی پالتی مارے بیٹھے خاصہ کھا رہے ہین بیگماتین شاہزادے - شاہزادیان - سب کے سب ادب سے بیٹھی نیچی نگاہ کیے کھانا کھا رہی ہین - جس کو بادشاہ اپنے ہاتھ سے الش مرحمت فرماتے ہین کیا - مرد کھڑے ہوکر آداب بجا کرلیتا ہے - ایلواب بادشاہ خاصہ کھا چکے دعا مانگی سلفچی مین بیسن کھلی اور صندل کی ٹکیون سے ہاتھ دہوئے - دسترخوان بڑھایا پلنگ خانے والیون نے جھٹ پٹ پلنگ بچھا بچھونا - اوقچہ - گدا - چادر کس کسا تکیے گل تکیے لگا تکیہ پوش ڈال - دولائی - چادرہ سنالی پائنتی لگا - پلنگ آراستہ کیا - بادشاہ خوابگاہ مین

آئے۔ پلنگ پر بیٹھے۔ بھنڈا نوش کیا۔ گھنٹہ بھر بعد آب حیات مانگا۔ آبدار خانے کی داروغہ نے گنگا کا پانی جو صراحیوں میں بھرا برف میں لگا ہوا ہے۔ جھٹ ایک توڑ کی صراحی نکال مُہر لگا کمیلی صافی لپیٹ خوجے کے حوالہ کیا۔ اُس نے بادشاہ کے سامنے مُہر توڑ۔ چاندی کے ظرف میں نکال۔ بادشاہ کو پلایا دیکھو! پیتے وقت سب کھڑے ہوگئے۔ جب پی چکے تو سب نے "مزید حیات" کہا۔ گجر لگیا ایلو وہ دو پہر بجی۔ بادشاہ پلنگ پر دراز ہوئے۔ خوابگاہ کے پردے چھٹ گئے چپّی والیاں چپّی پر آبیٹھیں۔ دیکھو تو اب کیسی چپ چاپ ہوگئی کیا مجال کوئی ہوں تو کرسکے۔

لو اب ڈیڑھ پہر دن باقی رہگیا۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ وضو کیا ظہر کی نماز وظیفہ پڑھ کے۔ لوگوں کی عرض و معروض سُنی کچھ بات چیت کی۔ اتنے میں عصر کا وقت آگیا۔ عصر کی نماز۔ وظیفہ پڑھا دو گھڑی دن رہ گیا جسولنی نے عرض کیا۔ دو جہان پناہ! عملہ پوز کسار کا حاضر ہے! حکم ہوا رخصت۔ جھروکوں میں آبیٹھے جسولنی نے آواز دی

دن کے بارہ بجے ۱۲

خبردار ہو ! سپاہیون نے سلامی اتاری - امیر امرا جھروکون کے
نیچے آکھڑے ہوئے - مغرب کی اذان ہوئی - بادشاہ کھڑے ہو گئے مغرب
کی نماز - وظیفہ پڑھا - جھروکون کے نیچے اور جہان جہان سپاہیون
کے پہرے ہین دربیان نکلے لگین - نقارخانے مین نوبت بجنی شروع
(شام کے وقت سپاہی باجے بجاتے تھے ۱۲)
ہوئی -

رات ہوئی

مشعلچیون نے روشنی کی تیاری کی جھاڑ - فانوس - فتیل سوز[1] ایک شاخی
دو شاخی - سہ شاخی - پنج شاخی - پنجیان - مشعل - لالٹین - روشن ہوئین
چار گھڑی رات آئی - لو وہ روشن چوکی کا گشت طبلہ نفیری بجتی ہوئی
مشعل ساتھ - دیوان عام - دیوان خاص مین سے ہو کر جھروکون
کے نیچے آیا - عشا کا وقت آیا - نماز وظیفے سے فارغ ہوئے ناچ گانے
کی تیاری ہوئی - تان رس خان چوکی کے طائفے حاضر ہوئے - ناچ ہونے لگا
الو ساز ندے قنات کے پیچھے کھڑے طبلہ - سارنگی - تال کی جوڑی
بجا رہے ہین - ناچنے والی بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے - وہ
ڈیڑھ پہر رات کی توپ چلی - دھمامین - پھر اسی طرح خاصے کی تیاری
ہوئی - خاصہ کھایا - ٹھنڈا نوش کیا - وہی گھنٹہ بھر پیچھے آب حیات

[1] یعنی فتیلہ سوز ۱۲

مانگا۔ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی۔ آرام فرمایا چھپی۔
کی۔ داستان ہونے لگی۔ حبشنیان۔ ترکنیان۔ قلماقنیان پلنگ کے
پہرے پرآموجود ہوئین۔ ڈیوڑھیاں مامور ہوگیئن۔ حبشی۔ قلار
دربان۔ مردھے پیادے سپاہی ڈیوڑھیون پر اپنی اپنی چوکی پہرے
پر کھڑے ہو گئے۔ حکیم۔ طبیب خواص اپنی چوکی مین حاضر ہوئے۔
صبح ہوئی۔ نماز۔ وظیفہ سے فارغ ہو سواری کا حکم دیا۔

روزمرّہ کی سواری

دیکھو! بادشاہ ہواخوری کو سوار ہوتے ہین۔ سواری تیار ہے
بادشاہ برآمد ہوئے۔ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبدارون
نے جواب دیا۔ اللہ و رسول خبردار ہے۔ سب نے مجرا کیا
چوبدار پکارا۔ کرو مجرا جہان پناہ بادشاہ سلامت۔ کہار
ہوادار لائے۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ چرن بردار نے۔ باناتی
زیرانداز مین چرن لپیٹ بغل مین مارے۔ دو خواص تخت روان
کے دونون طرف مورچھل لے کر ساتھ ہوئے۔ اور خواص۔
گشتی دستنبقچہ۔ رومال۔ بینی پاک۔ اگالدان اور ضرورت
کی چیزین لے کر چلے۔ بھنڈے بردار بھنڈا لے تخت روان کے

ہرا ہرا گیا - جھنڈے کا پینچ بادشاہ نے ہاتھ مین لے لیا ایک
ٹوکرے مین آب حیات کی صراحیان برف مین لگی ہوئین - ایک طرف
آگ کی انگیٹھی - کوئلون کے گل - بھبکا - تمباکو کہار بہنگی مین لئے
ساتھ ساتھ ہے - گھڑیالی ریت کی گھڑی - گھڑیال ہاتھ مین لٹکائے
گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے - امیر امرا تخت کا پایا پکڑے اپنے
اپنے رتبے سے چلے جاتے ہین - کہار پنکھا آفتابی لئے - حبشی تاتار
چاندی کے شیر دہان سونٹے - لال لال انگرکھے دار لکڑیان ہاتھون
مین لئے گرد و پیش تخت رواں کے چلے جاتے ہین - نقیب چوبدار
سونے روپے کے عصا ہاتھون مین لئے آگے آگے پکارتے جاتے
ہین - بڑھے جاؤ صاحب - بڑھاؤ قدم کو جا بجا ہے جہان پناہ
بادشاہ سلامت - خاص بردار ڈھالیتون کو دیکھو! لال لال بانات
کے انگرکھے پہنے - کالی پگڑیان - دوپٹے کمر باندھے لال بانات
کے غلاف بندوقون پر چڑھے ہوئے - کندھون پر دھرے ڈھالیت
پیٹھ پر ڈھال کمر مین تلوار - لگائے اُن کے آگے کڑکیت کڑکا کہتے
اُن کے آگے خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے - رومی مخمل
کے غاشیے کا رچوبی کام کے پڑے - سر پر کلغیان چم چم کرتے
چلے جاتے ہین - سقے چھڑکاؤ کرتے جاتے ہین - دیکھو ذرا باگ سے

پھرتا پھرتا ہے کہار گھنٹے کے اشارے سے کام دیتے ہین جس طرح
گھنٹے کا اشارہ بادشاہ کر دیتے ہین۔ اسی طرح ہرتے پھرتے ٹھرتے
چلتے ہین۔ ایلو اسورج کی کرن نکلی۔ کہار نے آفتابی لگا دی۔ سواری
پھر کرآئی۔ دیوان خاص مین بیٹھکر عدالت کا دربار کیا۔

عدالت کا دربار

دیکھو! بادشاہ تخت پر بیٹھے ہین۔ امیر۔ وزیر۔ بخشی۔ ناظر
وکیل۔ میر عدل۔ میر منشی۔ محرر۔ متصدی۔ وغیرہ ہاتھ باندھے
اپنے اپنے محکمون کے کاغذات پیش کر رہے ہیں۔ میر عدل بہادر
دارالانصاف کے مقدمے پیش کر رہا ہے۔ عرض بیگی دادخواہون
کی عرضیان حضور مین گذار رہا ہے۔ حکم احکام جاری ہو رہے ہین۔
دارالانشا سے کسی کے نام شقہ کسی کو فرمان لکھا جاتا ہے۔
شقون مین شاہزادون کے القاب نورچشم طال عمرہٗ۔ مرزا میرون
کو فدوی خاص لکھتے ہین۔ شقون کی پیشانی پر سرے کی قلم
سے صاد۔
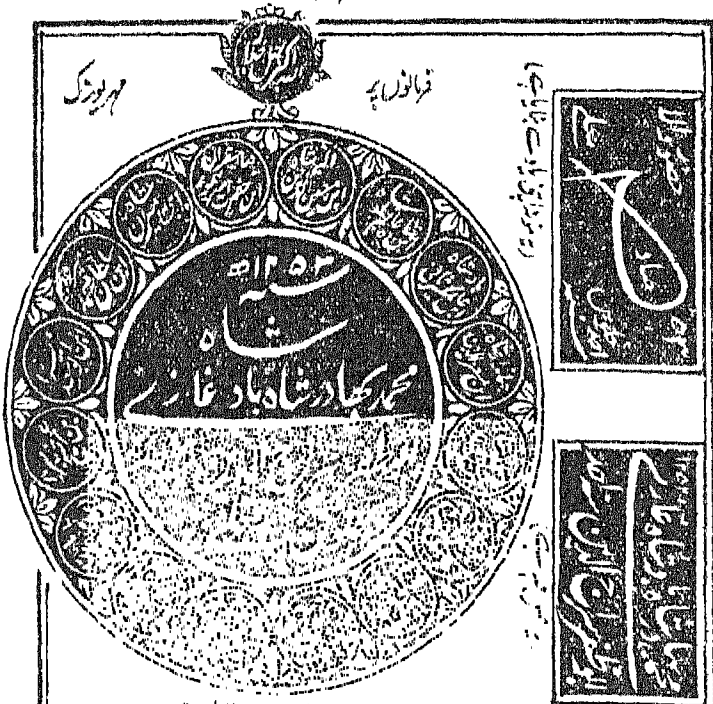
یہ نمونہ اپنی یاد سے بنایا ہے

امیر غریب بادشاہ کو عرضی مین القاب حضرت جہان پناہ سلامت سے لکھتے ہین - بادشاہ عرضیون پر سرمے کی قلم سے دستخط کرتے ہین حسب سررشتہ دار الانصاف تحقیقات لعمل آید میر عدل احوال دریافتہ بحضور عرض رساند -

جلوس کی سواری

آج یہ دھائین دھائین توپین کیسی چلتی ہین - اوہو! بادشاہ سوار ہوئے چلو سواری دیکھین سایئو! وہ پہلے نشان کے ہاتھی آئے کیا

تماحی کا پھریرا آڑتا جاتا ہے - ریشم کی ڈوریان - کلا بتون کے پھندنے لٹکتے ہین - اب چتر کا ہاتھی آیا - دیکھنا کیا بڑا سارا ہے - سارے ہاتھی پر چھایا ہوا ہے - اوپر سونے کی کلسی - نیچے چاندی کی ڈنڈی - نیچے اوپر سے کارچوبی کام مین لپا ہوا - کلا بتونی جھالر لٹکتی ہے -

لواب ماہی مراتب کے ہاتھی آنے شروع ہوئے! آہا دیکھنا!!! ایک سورج کی صورت - ایک مچھلی کی شکل - ایک شیر کا کلہ - ایک آدمی کا پنجہ - ایک گھوڑے کا سر - سونے کے بناکر سنہری چوبون پر لگائے ہین - تماحی کے پٹکے قیطونی ڈوریان - پھولون کے سہرے بندھے ہوئے ہین - اجی یہ کیا ہین ؟ کبھی کہتے ہین کہ بادشاہون نے جو ملک فتح کئے ہین یہ آن ملکون کے نشان ہین - یہ سورج کی جو شکل ہے - یہ خاص بادشاہی نشان ہے - زنبورخانے کو تو دیکھو آگے ایک اونٹ پر نقارہ بجتا آتا ہے پیچھے زنبورون کے اونٹ ہین - اونٹون پر کاٹھیان کسی ہوئی ہین آگے بڑی سے بڑی جو بندوقین کا ٹھون پر ہین یہ زنبورین کہلاتی ہین - پیچھے زنبورچی بیٹھے چھوڑتے چلے آتے ہین - اب سپاہیون کی پلٹنین آئین دیکھو! آگے آگے

کپتان - نائب کپتان - کمیدان - گھوڑون پر سوار ہین - پیچھے بادشاہی تلنگون کی پلٹن - اس کے پیچھے بچھیرا پلٹنین ہین - جیسے چھوٹے چھوٹے لڑکے وردیان پہنے - بندوق - توسدان لگائے ویسے ہی افسر اور باجے والے ہین - ایک پلٹن کی وردی نجیبون کی دوسری کی تلنگون کی ہے - کالی پلٹن - اگری پلٹن کو دیکھو - سو سو آدمی کا ایک تمن ہے - ہر تمن مین ایک ایک نشان اور تاشہ مرفہ نرئی ہے ایک ایک صوبہ دار - جمعدار - دفعدار امتیازی ہے - منقیشی تورے طرے - پگڑیون پر باندھے - گلے مین کارچوبی پرتلے ڈالے ہوئے - سپاہیون کی کمر مین تلوارین - کندھے پر دھرے دو دو قطار باندھے چلے آتے ہین - تاشہ - باجہ بجتا آتا ہے خاصے گھوڑون کو دیکھو - کیسے سونے چاندی کے ساز - ہیکل گنڈے - پوزی - دمچی - کلغیان لگی - ٹھون پر پاکھرین پڑین پاؤن مین جھانجن کارچوبی غاشیے پڑے چھم چھم کرتے - کلائیان مارتے چلے آتے ہین - اہا ہا !!! سایہ دار تخت کو ذرا دیکھو بالکل نالکی کی صورت ہے - چارون طرف شیشے لگے ہوئے اوپر سنہری بنگلہ کلسیان - آگے چھجا ہے - اندر زربفت رومی مخمل کے مسند تکیے لگے ہوئے ہیں - خس خانے

کے تخت کو دیکھو۔ کیا نالکی نما خس کا بنگلہ۔ ویسا ہی چھجا کلسیان لگی ہوئین۔ بیچ مین چھوٹا سا فراشی پنکھا۔ لگا ہوا۔ پیچھے پیچھے کہار ڈوری کھینچتے آتے ہین۔ ہزارون سے پانی سقے چھڑکتے آتے ہین سا بہوار تخت اور نالکی مین پچھ ڈنڈے ہوتے ہین۔ وہ ہوادار تخت آیا۔ دیکھو اس کے بھی چار ڈنڈے ہیں ڈنڈون پر چاندی کے خول۔ گرد کٹہرا۔ پیچھے کٹاؤ دار تکیہ۔ سارا سونے کا کام کیا ہوا بیچ مین مسند تکیہ۔ اِدھر پہلو مین دو تکیے دو ہرے سے کئے ہوئے ریشم کی ڈوری سے بندھے ہوئے۔ آگے دو ترکش ایک کمان لگی ہوئی ہے۔ اب احتشام قو پہچانے کا نشان۔ دستی چتر۔ روشن چوکی بجتی ہوئی۔ تمامی کی جھنڈیان اڑتی ہوئی۔ کرکیٹ کڑکا کیتے ڈھیلیت ڈہال تلوار باندھے۔ خاص بردار کندھون پر بندوقین رکھے حبشی قلار چاندی کے شیر دہان سونٹے لئے۔ نقیب چوبدار سونے روپے کے عصے لئے۔ خواص سفید سفید پگڑیان دوپٹے باندھے۔ چُنی ہوئی چپکنین پہنے اپنے عہدے سے لئے چلے آتے ہین۔ دیکھنا دیکھنا وہ نیگڈ بنر کا ہاتھی آیا۔ یہ عماری کی سی صورت بڑا اونچا سنہری ہاتھی پر کسا ہوا ہے اسی کو نیگڈ بنر کہتے ہین۔ یہ خاص بادشاہ کی سواری کا ہے عماری کی دو برجیان اس کی ایک ہے۔ کہ فقط بادشاہی

پر سایہ رہے - ہاتھی پر بانات کی جھول کارچوبی سلمے ستارے کے
کام کی - ماتھے پر فولاد کی ڈھال - سونے کے پھول اس مین جڑی
ہوئی پڑی ہے - فوجدار خان کے سر پر دستار - دستار پر
گوشوارہ کلغی - ایک ہاتھ مین گجباگ - ایک مین بادشاہ کا جھنڈا
ہاتھی کو ہوسنتے چلے آتے ہین - نیگڈمبر کے بیچ مین بادشاہ
بیٹھے ہوئے ہین دیکھو سر پر دستار - دستار پر جیغہ - سرپیچ
گوشوارہ - بادشاہی تاج - موتیون کا طرہ گلے مین موتیون کا کنٹھا
موتی مالائین - ہیرون کا ہار - بازو پر بازوبند - نورتن بڑے بڑے
ہیرون کے جڑاؤ - ہاتھون مین زمرد - یاقوت - موتیون کی
سمرنین پہنے ہوئے - جھنڈے کا بیچ ہاتھ مین کس شان و
شوکت سے بیٹھے ہین - خواصی مین بادشاہ کا بیٹا جس کو
نظارت کی خدمت ہے بیٹھا مورچھل کرتا جاتا ہے - ہاتھی
کے پیچھے ریشم کی ڈوری پڑی ہوئی ہے - دربان اس کو ہاتھ مین
ناپتا جاتا ہے اس کو جریب کہتے ہین جب کوس پورا ہو جاتا
تو دربان ایک جھنڈی لے کر سامنے آتا ہے - بادشاہ کو مجرا کرتا
ہے - اس سے یہ مراد ہے - سواری کوس بھر آئی -
گھڑیالی - گھڑیال - ریت کی گھڑی ہاتھ مین لئے وقت

پر گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے - ہودے کا ہاتھی دیکھو کیا خوبصورت
چاندی کا ہودا کسا ہوا ہے - آگے دو ترکش - ایک کمان
لگی ہوئی - پیچھے چاندی کی ڈنڈی مین خم دیا ہوا - پھول - پتے
بنے ہوئے چھوٹا سا چھتر اُس مین لٹکتا ہے - بیچون بیچ مین
اُس کا سایہ بادشاہ پر رہتا ہے - ایک جریب پیچھے ملکہ زمانی (بادشاہ بیگم)
اور شاہزادون کی عماریان - اُن کے پیچھے امیر امرا نواب
راجاؤن کی سواریان اُن کے پیچھے سوارون کا رسالہ - طبل کا (نقارہ) ہاتھی
سب سے پیچھے بیلے (خیرات) کا ہاتھی - طبل بجتا آتا ہے - فقیرون کو بیلہ
بٹتا جاتا ہے - دیکھو کیا رسان رسان کس ادب قاعدے
سے سواری چلی آتی ہے بازارون کوٹھون پر خلقت کے ٹھٹ
لگے ہوئے ہین - جھک جھک آداب مجرے کر رہے ہین -
بادشاہ آنکھون سے سب کا مجرا لیتے جاتے ہین - نقیب
چوبدار پکارتے جاتے ہین - "ملاحظہ آداب سے کرو مجرا - جہان پناہ!
بادشاہ سلامت"!

تو بس سواری کی سیر دیکھ چکے - اب جشن کا تماشا
دیکھو -

جشن

یہ بادشاہ کی تخت نشینی کی سالگرہ ہے۔ چالیس دن تک اس مین بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور دربار کے لوگون کو خلعت۔ انعام اکرام جوڑے بالے کھانا دانہ بٹتا ہے۔ رات دن طبلے پر تھاپ تھئی تھئی ناچ ہوتا ہے۔

تورے بندی

دیکھو دس دن پہلے سے تورے بندی شروع ہوئی۔ کھانے پک رہے ہین۔ دن رات دیگین کھڑک رہی ہین۔ رنگ برنگ کے پلاؤ۔ بریانی۔ تنجن۔ مزعفر۔ زردہ۔ فرنی۔ یاقوتی۔ نان شیرمال خمیری روٹی۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزبان۔ میٹھے۔ سلونے سموسے۔ کباب پنیر۔ قورمہ۔ سالن۔ بڑے بڑے لاکھی طباق۔ رکابی۔ طشتری پیالون مین لگا۔ آم کا مربا۔ آم کا اچار۔ ملائی۔ کھانڈ۔ لال لال چوکھڑون مین رکھ۔ خوانون مین لگا۔ پلاؤ تنجن۔ بریانی کے طباقون پر مانڈے ڈھانک خوانون مین لگا۔ اوپر کھانچی رکھ کسنے کس تورے پوش ڈال۔ بہنگیون مین بھیج رہے ہین۔ بائیس خوانون سے

زیادہ۔ دو سے کم تورہ نہین ہوتا جیسی جس کی عزت ہے اُتنے
ہی خوانون کا تورہ چوبدار گھر گھر بانٹتے پھرتے ہین۔ جھولیان بھر بھر کے
انعام لاتے ہین لو اب تورے بندی ہو چکی۔

مہمانداری

جشن کے چار دن باقی رہگئے۔ مہمانداری شروع ہوئی۔ تمام شاہزادیان
امیرزادیان۔ رنگ محل۔ خاص محل۔ ہیرا محل۔ موتی محل مین جمع ہوئین
دونون وقت اچھے سے اچھے کھانے۔ پان زردہ۔ چھالیا۔ چکنی ڈلیان
الائچیان۔ صبح کے ناشتے کو حلوا۔ پوری۔ کچوریان۔ مٹھائیان خوانون
مین کھانا۔ دن کے سمے پر رکھے جھولنیان ایک ایک کو بانٹی پھرتی
ہین۔ رات دن گانا بجانا۔ آپس مین چہل پہل ہو رہی ہے۔ ابوا!
رش بنیل مل کہل کے بیٹھی ہنس بول رہی تھین ایک کو جو شیطان اچھلا
پیچھے سے ایک کالا چھچھوندر چپکے سے ایک کے سر پر پھینک دیا۔ وہ
ڈھیلی دو لی کرتی اور ساتھ ہی ان کے بیٹھی تھین گھبرا گئین۔ پڑتی
چیخین مارتی بھاگین۔ ایک چیخم چلاخ مچادی۔ سارا محل سر پر اٹھا لیا
تو دوڑ۔ مین دوڑا رہے یہ کیا ہوا۔ ایک کہتی ہے اوپر سے تر داری
گری۔ دوسری کہتی ہے واہ انہین بی رستی ہے۔ مجھے گلگلی گلگلی

پہلا شمہ تھا۔ ایک دفعہ ہی قہقہا مار کے ہنسیں۔ سب کی سب لعنت ملامت کرنے لگیں۔ شاباش ہوا تم کو۔ درگور تمہاری صورت تمہارے نزدیک تو ایک ہنسی ہوئی۔ یہاں جلادوں لہو خشک ہو گیا۔

رتجگہ

آج بیوی سے لیکر باندی تک سب نے بناؤ سنگار کئے۔ پوشاک بنارسی زری بوٹی۔ منقیشی تاروں کی کریب۔ لاہی پھلکاری۔ گلشن بابر بیٹ۔ آب رواں۔ شبنم کے دوپٹے۔ زربفت۔ کمخاب۔ گلبدن مشروع۔ اطلس۔ گورنٹ۔ چھول۔ رادھانگری کی تہ پوشیاں۔ پاجامے

مصالحہ ٹھپہ۔ گوکھرو۔ کرن۔ طرہ۔ کھجور چھڑی۔ لہر بیچ بیل پٹھریاں۔ بدرومم کا جال۔ چنبیلی کا جال۔ ماہی پشت کا جال۔ چین۔ مرمرے کی توئی۔ کیڑے کے پر کی توئی۔ موتیوں کی توئی۔ سلمے ستارے کی توئی۔ پکا گوکھرو۔ ننی جان۔ چمپا۔ چمک۔ لیس۔ ولایتی توڑے لگی ہوئی۔

رنگ گل انار۔ نارنجی۔ گیندئی۔ پستئی۔ سرئی۔ فالسائی عنابی۔ کاکریزی۔ سرمئی۔ اودا۔ نافرمانی گل۔ شفتالو۔ سیبی فاختائی۔ کوکئی۔ آبی۔ بسنتی۔ دھانی۔ کافوری۔ گلابی۔ گرئی

بادامی - شربتی - رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے -

گہنے - ٹیکہ - جھومر - سراسری - نتھ - کیل - سیتے - بالیان
بالے - ہالے - کرن پھول - جھمکے - کھٹکے - چھپکے کے بالے - بجلی
کے بالے - چھڑے - مگر - چو دانیان - چاند - گلو بند - چنپا کلی - جگنی
گجرے کا توڑا - موتیا کا توڑا - چھلون کا توڑا - کنٹھی - ٹیپ - چپلا
دولڑی - ست لڑا - دھگدھگی - ہنسکل - چندن ہار - کیری - زنجیر
جوشن - نونگے - اکے - نورتن - تنج بند - تہیان - پہونچیان
کنگن - موتی پاک - حباب - چوہے دنتیان - پٹریان - نوگریان
بچھے - چوڑیان - جہانگیریان - کڑے - انگوٹھیان - چھلے - آرسی -
توڑے - بچھے - کڑے - جھانجن - چوڑیان - پازیب - چوراسی - چٹکی
چھلے - سر سے پاؤن تک سونے موتیون مین لدی ہوئی ہین -

جوتیان - گیتلی - انی دار - کفش - زیرپائی - کفش پائی
سلیم شاہی - پاؤن مین چھم چھم کرتین - ملکہ دوران کے پاس حاضر
ہوئین مجرا کیا اپنے قرینے سے بیٹھ گئین - ملکہ دوران نے (بادشاہ بیگم)
سر سے تک بناؤ سنگار کئے - سونے مین پیلی - موتیون مین سفید
اپنی مسند پر بیٹھی ہین - آگے ستک لگی ہوئی ہے - خواجہ سرا
نوکرین چاکرین - لونڈیان باندیان ہاتھ باندھے کھڑی ہوئی ہین

توشے خانے والیان جوڑوں کی کشتیاں لیکر حاضر ہوئین ملکہ دوران بادشاہ بیگم
اپنے ہاتھ سے ایک ایک کو جوڑے دیتی ہین - سب سر و قد ہو ہو کر
جوڑے لیتی ہین آداب بجالاتی ہین - نذرین دیتی ہین - بس جوڑے
بٹ چکے - نذرین ہو چکین - اب دال بھگنے کا وقت آیا -

یہ جشن کی رات کا ایک شگون ہے - بادشاہ کی بیوی اپنے ہاتھ
سے دال کی سات لپین بھر کے پہلے لگن مین ڈالین - اور بادشاہ اپنے
ہاتھ سے بڑے پہلے کڑھائی مین ڈالین -

لواب ملکہ دوران دال بھگونے چلین - مبارکباد کی نوبت
نقارخانے بجانے لگین - آگے آگے روشن چوکی والیان
تاشے باجے والیان تاشہ باجہ بجاتی - حبشنیان - ترکنیان
قلماقنیان - اردابیگنیان خواجہ سرا - جسولنیان اور
شاہزادیان - بیگماتین - حرم - سریت - ناموس - چھپی
حرم
والیان - گائنین - امیرزادیان سب اپنے اپنے قرینے
اور قاعدے سے ملکہ دوران کے تمام جبام کے ساتھ ساتھ چلین
رنگ محل مین ملکہ دوران کی سواری آئی - دیکھو ڈھیر سی مونگ کی
دال چھنی پچھنکی - اور قلعی دار بڑے بڑے لگن رکھے ہوئے ہین -
پہلے ملکہ دوران نے دال کی سات لپین بھر کے لگن مین ڈالین - پھر
بادشاہ بیگم

کھانے والیوں نے سب دال لگنوں میں ڈال دی۔ اوپر سے پانی
ڈالا۔ سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا۔ مبارکباد دی۔ شادیانے
بجنے لگے۔ لو وہ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی۔ کھانے والیوں
نے جلدی جلدی دال دھو دھلا پیٹھی پیس پسا کر ہانڈیاں چڑھا دیں۔
ملکہ دوران نے اپنے ہاتھ سے سات بڑے بنائے۔ ایلو! وہ بادشاہ
ہوادار میں سوار باجے گاجے سے آئے۔ وہی ساتوں بڑے پیچھے میں
لے کر بادشاہ نے کڑھائی میں ڈالے۔ سب کھڑے ہو گئے۔ چاروں
طرف سے مجرا مبارکباد ہونے لگی۔ روشن چوکی۔ نوبت۔ تاشہ باجہ
بجنے لگا۔ بادشاہ اور ملکہ دوران سوار ہوئیں۔ سب اسی طرح سواری
کے ساتھ ساتھ بیٹھک میں آئے۔ فراشیوں نے ایک ستھری
چوکی بچھائی۔ اس پر اجلا اجلا براق سا بچھونا کیا۔ دو کوری ٹھلیوں میں
شربت بھرا۔ انپر دو بدھنیاں دودھ کی بھر کر رکھیں۔ کلاوے اور
پھولوں کے سہرے ان کے گلے میں باندھے۔ دو پان کے بیڑے
بدھنیوں کی ٹونٹی میں رکھے۔ اس کو جھگڑا کہتے ہیں۔ یہ بادشاہ کی سلامتی
کی بھری جاتی ہے۔ لو اب پچھلا پہر ہوا۔ کھانے والیوں نے بڑے
تلنے لگے۔ گھنگریاں تل تلا۔ اللہ میاں کا رحم کچے چاول میں کھانڈ ملا
بڑے بڑے پیڑے بنا تاودن میں لگا کشمیرزن۔ کہاریوں کے

سر پر خوان رکھوا جھگڑ کے پاس لاکر چن دیئے - بادشاہ نے کھڑے ہوکر
نیاز دی - پکوان سب کو بٹ گیا - رتجگہ ہو چکا - دربار کی تیاری ہونے
لگی - وہ بادشاہی توپ صبح کی چلی - دھائین - بادشاہ حمام مین گئے - حمام
کرکے پوشاک بدلی - اور توشے خانے - جواہر خانے والیان پوشاک
اور جواہر لیکر حاضر ہوئین - تاشا باجا - روشن چوکی - نوبت خانے والیان
مبارک باد کا باجہ بجانے لگین - دیکھو انیچے قبا - اوپر چار قب پہنا
سر پہ دستار - دستار پر گوشوارہ - جیغہ - سرپیچ - تاج شاہی رکھا -
بڑے بڑے موتیون کا طرہ لٹکایا - گلے مین موتیون کا کنٹھا اور ایک
موتی مالا ایک سو ایک دانے کی جس مین ایک ایک دانہ زمرد کا
اور ایک ایک موتی ہے اور دس دس دانون کے بعد یاقوت کی ہڑین
لگی ہوئی ہین - بیچ مین یاقوت کی بڑی تختی ہے - دوسری موتی مالا
نرے موتیون کی - زمرد کی ہڑین - بیچ مین یاقوت کی بڑی تختی پہن کر
پھر ہیرون کا ہار پہنا - بازؤن پر ہیرون کے بجج بند اور نورتن باندھے
ہاتھون مین سمرنین داہین مین چار - بائین مین تین پہنین - دو سمرنین
دو دو موتیون کی - دو ایک ایک موتیون کی لڑی کی - دو زمرد کی ہین
ساتوین سمرن مین چار بہت بڑے بڑے موتی - اور دو زمرد کے بڑے
دانے بیچ مین ایک لعل ہے یہ سمرن داہن ہاتھ مین پہنی اب پوشاک

٭ ایک ولایتی پوشاک ہوتی ہے

اور جو اہر پہن چکے اندر صحنک باہر دوبار کی تیاری دیکھو۔

صحنک

خشکہ اُبل رہا ہے۔ دہی کھانڈ آیا۔ کورے کورے کونڈوں میں خشکہ نکال۔ دہی کھانڈ اُس پر ڈال۔ ایک پردے کے مکان میں جہاں مرد کا نام بھی نہیں۔ ستھرا سا بہت اجلا دسترخوان بچھا۔ دہی خشکے کے کونڈے۔ چونے کی طشتریاں۔ چوڑیوں کے جوڑے۔ مسی اور مہندی کی پڑیاں لال لال کا غذ اور کلاوے سے بندھی ہوئیں عطر کی شیشیاں۔ لال لال اوڑھنیاں ٹھپے لگی ہوئیں۔ سوا سوا روپیہ چراغی کا۔ سات ترکاریاں دسترخوان پر چن دیں۔ بیوی زینن آئیں۔ پہلے نیاز دی۔ ایک چھنگلی میں مہندی لگائی۔ لال اوڑھنیاں اوڑھیں صحنک کھانے بیٹھیں۔ پہلے ایک ایک وہ چونے کی طشتری کھائی یہ پارسائی کا امتحان ہے۔ جو پارسا ہوتی ہیں ان کا منہ چونے سے نہیں پھٹتا۔ لو اب صحنک کھانی شروع کی۔ ایلو وہ پھر دہی کھانڈ خشکے پر ڈالا۔ اب صحنک دوہرا رہی ہیں۔ لو صاحب وہ سب کونڈے صاف کر دئے۔ دسترخوان پر سے ایک ایک دانہ اٹھا کر کھا گئیں چلمچی میں ہاتھ دھوئے کلی کی۔ چلمچی کا پانی بھی ایک کنارے

ڈال دیا کہ پاؤں تلے نہ آئے فی مستی لی خطر لگا یا۔ چوڑیوں کے جوڑے چراغی کے روپے لے کر رخصت ہوئیں۔ لو اب جنگ ہو چکی دربار کی سیر دیکھو۔

جشن کا دربار

دیکھو اب امیر اقرار نقار خانے کے دروازے پہ پہنچ کے اتر کر پیدل دیوان عام میں چلے آتے ہیں۔ یہ پہلی آداب گاہ ہے دیوان عام میں جالی کے دروازے میں دیکھنا کیسی موٹی سی لوہے کی زنجیر اڑی پڑی ہوئی ہے کہ آدمی سیدھا نہیں جا سکتا سب جھک جھک کر زنجیر کے نیچے سے جاتے ہیں یہ دوسری آداب گاہ ہے۔ اہلو! دیوان خاص کے دروازے پر کیا بڑا سا پردہ لال بانات کا کھنچا ہوا ہے یہ لال پردہ کہلاتا ہے۔ مردے پیا دے۔ دربان۔ سپاہی۔ قلار ہاتھوں میں لال لال لکڑیاں لیے کھڑے ہیں۔ جو کوئی غیر آدمی اندر جانے کا ارادہ کرے تو قلار وہی لال لکڑی آنکڑے دار گردن میں ڈال کھینچ کر باہر نکال دیتے ہیں مگر جشن کے دن حکم عام تھا جس کا جی چاہے پگڑی باندھ کر چلا آئے۔

دربار کی سیر دیکھیے۔

دیکھو! لال پردے کے پاس کھڑے ہو کر پہلے مجرا کرتے کہ یہ تیسری آداب گاہ ہے۔ پھر دیوان خاص میں تخت کے سامنے آداب بجا کر اپنی اپنی جا سے پر کھڑے ہوتے جاتے ہیں۔

دیکھو! دیوان خاص میں فرش فروش کیا ہوا ہے۔ باناتی پردے کھنچے ہوئے ہیں۔ بیچوں بیچ میں سنگ مرمر کے ہشت پہلو چبوترے پر تخت طاؤس لگا ہوا ہے اس کے آگے ولداپیش گیر کھنچا ہوا ہے۔ دیکھنا کیا خوبصورت تخت بنا ہوا ہے۔ چاروں طرف تین تین در کیسے خوشنما محرابوں کے ہیں گرد کٹہرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑھیاں اوپر بنگلے نما گول چھت محراب دار۔ اس پر سونے کی کلسیاں سامنے محراب پر دو مور آمنے سامنے موتیوں کی لڑیاں منہ میں لیے ہوئے کھڑے ہیں۔ ستگر پاؤں تک سونے میں لپا ہوا جگمگا رہا ہے۔ بیچ میں روحی مخمل اور زربفت کا مسند تکیہ لگا ہوا ہے۔ دو خواص ہما کے مورچھل لیے اہلو پہلو میں کھڑے ہیں۔ پیچھے ایک جا نماز بچھا ہے۔

معتبر الدولہ اعتبار الملک بہادر وزیر چھوٹا اسکا ہاتھ رحانذق زبان

ملہ ایک قسم کا پلنگ پوش ہوتا ہے ۱۲

احترام الدولہ بہادر۔ شمس الدولہ (بخشی) بہادر۔ معین الدولہ (ناظر) بہادر۔ سیف الدولہ (وکیل) بہادر۔ انیس الدولہ (وکیل) بہادر۔ راجہ مرزا بہادر۔ راجہ بہادر۔ غیاث الدولہ بہادر۔ سبحان زمان۔ نجم الدولہ بہادر۔ وقار الدولہ بہادر۔ مصلح الدولہ بہادر۔ علار الدولہ بہادر۔ متوسّس الدولہ بہادر۔ سرفراز الدولہ بہادر۔ میر عدل بہادر۔ میر منشی دار الانشار سلطانی۔ میر تورک وغیرہ اپنے اپنے مرتبے اور قاعدے سے دونو ہاتھ جریب پر رکھے داہین باہین کھڑے ہین۔ مردہے۔ نقیب۔ چوبدار۔ عرض بیگی سامنے آداب گاہ کے پاس کھڑے ہین۔

دیوان خاص کے صحن مین ایک طرف خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے ہوئے ایک طرف ہاتھی مولا بخش (ہاتھی کا نام) خورشید گنج (ہاتھی کا نام)۔ چاند مورت (ہاتھی کا نام) وغیرہ رنگے ہوئے ہاتھون پر فولاد کی ڈہالین۔ سونے کے پھولون کی۔ کانون مین ریشم اور کلابتون کے گچھے اور لڑیان کارچوبی جھولین پڑی ہوئین۔ ایک طرف ماہی مراتب۔ چتر۔ نشان۔ روشن چوکی والے۔ جھنڈیون واسے۔ رسالہ۔ جیسے کھڑے ہین۔ حبشی۔ قلماق۔ چاندی کے تیر دہان سونٹے۔ خاص بردار بندوقین لیے ہوئے کٹہرے کے نیچے کھڑے ہین۔

دیوان عام کے میدان مین ساری پلٹنین کھڑی ہین
احتشام توپخانے کی توپین لگی ہوئی ہین ایلوا دو چوبولتی سے اندر
سے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبدارون نے جواب دیا۔
اللہ رسول خبردار ہے ادہو!!! بادشاہ برآمد ہوئے نقیب
چوبدار پکارے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ رسول کی امان۔ دوست
شاد۔ دشمن پائمال۔ بلائین رد۔ کہارون نے جھٹ ہوادار
کہاریون سے لے لیا۔ پہلے بادشاہ نے تخت کے پیچھے اُتر کر
نماز کی دو رکعتین کھڑے ہوکر پڑہین دعا مانگی پھر ہوادار
مین سوار ہوئے۔ کہارون نے ہوادار تخت طاؤس کے برابر
لگا دیا۔ بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا۔ جھنڈ بان
ہلین۔ دھنا دھن توپین چلنے لگین۔ سب فوج نے سلامی
اُتاری شادیانے بجنے لگے۔ گوہر اکلیل سلطنت جبین پور خلافت
ولیعہد بہادر بائین طرف تخت کے اور شاہزادگان نامدار۔ والا
تبار قرۂ باصرۂ خلافت۔ غرۂ ناصیۂ سلطنت۔ داہنی طرف
تخت کے برابر امیر امرا سے آگے کھڑے ہوئے۔ دیکھو
پہلے ولیعہد نذر دینے کھڑے ہوئے وہ آداب گاہ پر آئے مجرا کیا
نقیب پکارا۔ جہان پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ

سلامت! مہابلی بادشاہ سلامت! مجرا کر کے بادشاہ کو جا کر
نہایت قوت والا
نذر دی۔ بادشاہ نے نذر لے کر نذر نثار کو دیدی۔ پھر الٹے پاؤں
آداب گاہ پر آئے مجرا کر خلعت پہنا جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ
بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے سر پر باندھا۔ موتی۔ مالا۔ سپر تلوار
گلے میں ڈالی۔ اسی طرح آداب گاہ پر آ الٹے پاؤں آکر مجرا کیا
خلعت کی نذر دی۔ پھر آ الٹے ہی پاؤں آداب گاہ پر آ مجرا کر
کھڑے ہو گئے۔

دیکھو! اب اسی طرح اور شاہزادے اور سارے امیر
امرا اپنے رتبے سے نذر دے رہے ہیں۔ جوا ہر خانے میں
سے خلعت پہن پہن کر آتے ہیں۔ بادشاہ اپنے ہاتھ سے شاہزادوں
کے سر پر جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ۔ اور معزز امیروں کے سر پر
گوشوارہ باندھ دیتے ہیں آداب مجرے ہو رہے ہیں۔ نقیب
چوبدار پکار رہے ہیں۔ ملاحظہ آداب سے کرو مجرا۔ جہان
پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ سلامت! مہابلی
بادشاہ سلامت!۔

لو بادشاہ نے تکیہ سرکایا۔ ذانتھ کو ہاتھ اٹھایا عرض بیگی پکارا ہوادار
برخاست کہاروں نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ سوار ہو کر خاص

ڈیوڑھی پر سے کہاریوں نے ہوادار لے لیا۔ بادشاہ محل میں
داخل ہوئے سب لوگ رخصت ہوئے۔ چالیس دن تک
روز دربار اور خلعت اور نذریں ہوں گی اور انعام اکرام
سب کارخانوں کے داروغاؤں اور آدمیوں کو حیثیت کے موافق
ملیں گے۔ اب محل کا دربار دیکھو!

محل کا دربار

دیکھو! یہ چاندی کا تخت گردکٹہرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑھیاں
نیچے پایوں میں کیسے خوبصورت پھول پتے بنے ہوئے ہیں۔ اوپر زرکری
تاش کا تخت پوش پڑا ہوا۔ دائیں طرف ملکۂ دوران بادشاہ بیگم اپنی مسند پر سر سے
پاؤں تک سونے موتی جواہر میں ڈوبی ہوئیں ناک میں نتھ جس میں
چڑیا کے انڈے برابر موتی پڑے ہوئے ہیں پہنے بیٹھی ہیں۔ انکے برابر
اور بیویاں اپنی اپنی سوزنیوں پر گہنا پاتا۔ ناک میں نتھیں پہنے بیٹھی ہیں
بائیں طرف شاہزادیاں بناؤ سنگار کئے سر سے پاؤں تک گہنے میں لدی
ہوئی بیٹھی ہیں۔ سامنے حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں اردا
بیگنیاں۔ جسولنیاں۔ خواجہ سرائے جو ہیں کمر سے کمر جوڑے
کھڑے ہیں۔ بادشاہ محل میں داخل ہوئے جسولنی نے آواز

دی - خبردار ہوا سب بیگمات تین سرو قد کھڑی ہوگئین مجرا کیا - تخت پر سے تخت پوش خوجون نے اٹھایا - کہاریون نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا - بادشاہ تخت پر بیٹھے - خواجہ سرا مورچھل لے کر تخت کے برابر کھڑے ہو گئے پہلے ملکہ دوران نے کھڑے ہو کر مجرا کیا - نذر دی پھر مجرا کر کے بیٹھ گئین - اب اور بیویون اور شاہزادیون نے اسی طرح اپنے اپنے رتبے سے نذرین دین - بادشاہ نے سب کو بھاری بھاری دوپٹے حیثیت کے موافق اپنے ہاتھ سے دیے سب نے کھڑے ہو ہو کر دوپٹے لیے - مجرا کیا - نذرین دین - اب ناچ گانا شروع ہوا - ایلو انا چنے والی تو اندر بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے اور سازندنے مرا پنچے کے پیچھے کھڑے طبلہ سارنگی تال کی جوڑی بجا رہے ہین - تان رس خان آئے دو چار تانین اُن کی سنین - لو اب خاصے کی تیاری ہونے لگی دربار برخواست ہوا - ناچ گانا موقوف ہوا - بادشاہ نے خاصہ نوش فرما کر سکھ کیا - تیسرے پہر سب اسی طرح اٹھے ہو گئے بادشاہ مسند پر آ کے بیٹھے - مٹھائی کے خوان اور آٹھ قابین مٹھائی کی ایک چاندی کی کشتی مین بڑا سا کالا دو - پان کے بیڑے بہری دوب

مصری کے کوزے ۔ چاندی کا چھلا رکھا ہوا ۔ اوپر کمخابی کشتی
پوش کلابتونی جھالر کا پڑا ہوا آیا ۔ جبو لنبی نے عرض کیا "حضرت صاحب
بادشاہ کے پیر
تشریف لائے"۔ بادشاہ سرو قد تعظیم کو کھڑے ہو گئے ۔ مسند پر بٹھایا
حضرت صاحب نے پہلی ایک قاب پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ۔ دوسری پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ۔ تیسری پر حضرت
فاطمہؓ کی ۔ چوتھی پر حضرت امام حسن حسینؑ کی ۔ پانچوین پر
بڑے پیرون کی چھٹی پر بابر بادشاہ کی ۔ ساتوین پر اوتون کی آٹھوین
بزرگ سب اولاد کے
پر پریون کی نیاز دی حضرت فاطمہؓ کی نیاز کا سوائے
بیوی زنون کے ۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا سوائے انکی اولاد کے
اور پریون کی نیاز کا سوائے پارسا عورتون کے اور کسی کو
نہین ملتا ۔ اور باقی سب کی نیازون کا سب کو تقسیم ہو جاتا ہے
دیکھو ا حضرت صاحب نے کشتی مین سے کلاوہ نکالا
پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر ایک گرہ اس مین
لگائی ۔ دوسری گرہ مین پان کا بیڑا باندھا ۔ تیسری مین
ہری دوب مصری کی ڈلی چوتھی مین چاندی کا چھلا باندھا
پانچوین گرہ بادشاہ کے سر سے چھوا کر اس کلاوے
مین لگائی ۔ سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا ۔ مبارکباد

دی - ایک سال پہ ہزار سال اور خدا نصیب کرے - سالگرہ کے شادیانے بجنے لگے اب مہینا بھر تک دربار - نذرین خلعت - انعام - ناچ رنگ - مہمانداری اسی طرح ہوگی - نوروز کی رسمین دیکھو!

نوروز

نیا سال شروع ہوتا ہے - نجومی پنڈت جو رنگ سال کا بتاتے ہین - دیکھو ویسی ہی رنگ کی پوشاک بادشاہ اور بیگماتون اور شاہزادیون کی تیار ہو رہی ہے - بانس کی کھپچیون کی کھانچیان اُن مین سات سات مٹی کی طشتریان بھوڈل بھری ہوئی - سات رنگ کی مٹھائیون سے بھری ہوئی - اوپر نوروزی رنگ کے کپڑے لپیٹے ہوئے کسے ہوئے - نوروزی رنگ کے جوڑے گوٹا کناری ٹکے ہوئے - کشتیون مین رکھے ہوئے - اسی رنگ کے کشتی پوش پڑے ہوئے - کہاریون کے سر پر جھولنیان لئے ہوئے بانٹتی پھرتی ہین دربار آراستہ ہوا - بادشاہ نوروزی پوشاک پہنکر برآمد ہوئے - دیکھو! شاہزادے بھی نوروزی کپڑے پہنے ہوئے امیر امرا - نواب راجہ نوروزی رنگ کی پگڑی دوپٹہ باندھے ہوئے داہنی بائین کھڑے ہین نذرین

ہونے لگین۔ سلطان الشعرا اور اور شاعرون نے مبارکباد کے
قصیدے پڑھے۔ خلعت مرحمت ہوئے۔ دربار برخاست ہوا
دسترخوان چناگیا۔ دیکھو انوروزی رنگ کا دسترخوان۔ اور ویسے
ہی خوانون کے خوان پوش اور سینے ہین۔ سات رنگ کے پلاؤ
مٹھائیان۔ سالن۔ ترکاریان۔ میوے۔ اور سب چیزین سات
سات طرح کی ہین۔ اور سات ترکاریان ملی ہوئی بھی پکی ہین
اس کو نورتن کہتے ہین۔

ایلوا جو کی روٹی ساگ کی بھجیا اور ستو بھی ہین۔ خاصے کی
دارو غہ نے عرض کیا۔ جہان پناہ! دسترخوان تیار ہے" بادشاہ
آئے۔ حضرت علی رضہ کے دسترخوان پر نیاز دی کہ یہ اون کی
خلافت کا دن ہے اور یہ دسترخوان بھی حضرت علی کا کہلاتا ہے
بادشاہ نے ذرا ذرا سا اُس مین سے پہلے آپ چکھا۔ پھر ولیعہد
اور شاہزادون اور مرزا میرون کو اپنے ہاتھ سے تبرک دیا
سب نے مجرا کر کے لے لیا۔ تواب دیوان خاص مین زنانہ ہوگیا
سب بیگماتین آئین۔ بادشاہ نے اسی طرح ذرا ذرا سا اپنے ہاتھ
سے تبرک اُن کو دیا۔ بادشاہ اور بیگماتین محل مین داخل ہوئین
باقی تبرک سب کو بٹ گیا تیسرے پہر کو سب بیگماتین اور شاہزادے

جمع ہوئے۔ دیکھو اب پنکھا جھلنے کا شگون ہوا۔ پھر ہاتھوں مین
چاندی سونا لے کر اچھالا۔ یہ بھی نوروز کا شگون ہی چار گھڑی دن
رہے سلاطین بھائی بند سبز وار مرغیون کے انڈے نقش وار۔
مشک زعفران پان مین رنگ رنگا۔ دیوان خاص مین آئے بادشاہ
برآمد ہوئے۔ مسند پہ بیٹھے۔ سب بھائی بند سلاطین اور شاہزادے
سامنے ہو بیٹھے۔ دیکھو اب انڈے لڑتے ہین۔ ایک نے
ایک انڈا ہاتھ مین لے کر نیچے رکھا۔ سارا انگلیون مین اوسے
چھپا لیا۔ فقط اُس کا نقش کھلا رکھا۔ دوسرا اوپر سے دوسرے
انڈے سے اُس پر چوٹین لگانے لگا۔ ایلو! دونون مین سے
کسی کا انڈا ٹوٹ گیا۔ جس نے توڑا ہے اُس کے ساتھ والون
نے غل مچایا ہے ؟ وہ توڑا "۔ بس پانچ انڈے لڑ چکے بادشاہ
محل مین داخل ہوئے۔ سب بھائی بند رخصت ہوئے۔ نوروز
ہو چکا۔ اب محرم کی رسمین دیکھو۔

محرم

محرم کا چاند دکھائی دیا۔ ماتم کے باجے بجنے لگے۔ سبیلین رکھی گئین
بادشاہ حضرت امام حسن حسین کے فقیر بنے۔ سبز کپڑے پہنے گئے

ہین سبز کفنی جھولی ڈالی - جھولی مین الائچی دانے - سونف خشخاش
بھری - درگاہ مین جا کر سلام کیا - نیاز دی - دس دن تک صبح کو کھانا
شام کو شربت فقیرون کو بٹے گا - چھٹی تاریخ ہوئی - آج بادشاہ
لنگر مین پہنچین گے -

دیکھو اچاندی کے دو پنجے بنے ہوئے دو لکڑیون پر لگے
ہوئے - لال سبز کپڑے اُن پر بندھے ہوئے - ان کو شدے
کہتے ہین - بادشاہ کے دونون ہاتھون مین ہین - ایک چاندی کی
زنجیر کمر مین پڑی ہوئی ہے - دوسے پیدون نے اکر زنجیر پکڑ دو چار قدم
بادشاہ کو کھینچا - ایلو وہ زنجیر بادشاہ کے گلے مین ڈالدی - دونو شدے
سیدے گئے - ساتوین تاریخ ہوئی - دیکھو ابرک کے کنول
ان مین شمعائین روشن - بانس کی کھپچیون کی ٹٹیان لال کاغذ سے
منڈھی ہوئین - اُن پر لال لال کنول بیچ مین دو غذ نے روشن ہین
منہدی اور مالیدے کے خوان - بڑی بڑی طوغین جلتی ہوئین
ساتھ ساتھ ہین - آگے آگے تاشے باجے - روشن چوکی والیان
پیچھے پیچھے بادشاہ اور بیگماتین - حبشنیان - ترکنیان - خوجے
وغیرہ سب چلے جاتے ہین - لو منہدی امام باڑے مین
پہنچی - آرائش سب لٹ گئی - منہدی مالیدہ - طوغین

درگاہ مین چڑہا دین ۔ آٹھوین تاریخ ہوئی ۔ الیلوا آج بادشاہ حضرت عباسؑ کے سقے بنے لال کھاروے کی ایک لنگی بندھی ہوئی ۔ شربت کی بھری ہوئی ایک مشک کندھے پر رکھے ہوئے معصومون کو شربت پلارہے ہین ۔ تو شربت پلا چکے مالیدے پر نیاز دی ۔ سب کو بٹوا دیا ۔

آج دسوین تاریخ عشرے کا دن ہے ۔ مٹی کے آبخورے لمبے گلے کے بیچ بین سے پتلے کوزے آئے ۔ ان کو کوزیان کہتے ہین ۔ دودھ اور شربت ان مین بھر گیا ۔ لال لال کلاوے ان کے گاون مین باندھے ۔ تازے تازے ترحلوے کے کونڈے بھر بھر رکھے گئے ۔ نیاز ہوئی ۔ دیکھو اچھوٹے چھوٹے بچے دوڑے چلے آتے ہین ۔ ایک ایک دودھ ایک ایک شربت کے کوزے لی ۔ حلوا چٹ کر ۔ پیسے کوڑیون کی جھولیان بھر کیسے اچھلتے کودتے کلا نچین مارتے چلے جاتے ہین ۔ ظہر کا وقت ہوا بادشاہ برآمد ہوئے ۔ موتی مسجد مین عاشورے کی نماز پڑھی دیوان خاص مین حاضری کی تیاری ہوئی ۔ ایک بڑا سا دسترخوان بچھا ۔ اس پر شیرمالین چنی گئین ۔ شیرمالون پر کباب ۔ پنیر پودینہ ادرک سولیان کتر کے رکھین ۔ بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی ۔ ذرا سا

شیرمال ۔ کباب ۔ پنیر ۔ مولی کا ٹکڑا پہلے آپ چکھا ۔ پھر ایک ایک
شیرمال اور کباب وغیرہ پہلے ولیعہد پھر اور شاہزادون اور بعض امیرون
کو اپنے ہاتھ سے دیا ۔ باقی سب کو بٹ گئین ۔ ایلوا وہ جامع مسجد
سے تبرکات نالکی مین رکھے ہوئے ۔ آگے آگے سپاہیون
کے تین باجا بجتا ہوا آئے ۔ بادشاہ تعظیم کو کھڑے ہو گئے تبرکات
نالکی مین سے نکالکر چوکی پر رکھے گئے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا جبہ اور نعلین آنکھون سے لگائین حضرت علیؓ
کے ہاتھ کا قرآن شریف سر پر رکھا بوسہ دیا ۔ حضرت امام
حسن حسینؑ کی خاک شفا کو آنکھون سے لگایا پھر حضرت
صلعم کے موئے مبارک کو گلاب اور خوشبو مین غسل دیا
نواب زنانہ ہوا ۔ بیگماتین آئین ۔ تبرکات کی زیارت کی
بادشاہ اور بیگماتین محل مین داخل ہوئین ۔ تبرکات
اسی طرح نالکی مین پانچ گاجے سے جامع مسجد گئے ۔ شام
کو اسی طرح محل کی درگاہ سے تبرکات کی زیارت کی ۔ دیکھو!
گویا بسنت ہو رہی ہے ۔ تن تلیان الاپچیان جو ٹپکا لیا کتر کے بنتے
ہوئے خربوزون کے بیچ اور دھنیا کترا ہوا گھوپا اس مین
ملا کے گوٹا بنایا شیشے اور کاغذ کی پٹیون اور کارچوبی بٹوون اور

چھوٹی چھوٹی طشتریوں مین رکھہ اُن پر مہین مہین نگین کھوپرے کے پھول بنا آپس مین بٹ رہا ہے۔ اکثر سلاطین قلعہ مین تعزیہ داری کرتے تھے۔ فقیر پیک بنتے تھے۔ کوئی نشانچی کوئی نقیب بنتا تھا کوئی تاشہ کوئی ڈھول کوئی جھانجھہ تعزیوں کے آگے بجاتا تھا۔ کوئی مرثیے پڑھتا تھا۔ مرثیے خوانوں کو درگاہ مین سے چار چار طشتریاں بن چکنی ڈلیان تجنے ہوئے خربوزے کے بیج اور دھنیے کی ملا کرتی تھین۔ بڑی دہوم سے عَلم اُٹھائے تھے محرم ہوچکا۔ آخری چہار شنبہ آیا۔

آخری چہار شنبہ

صفر جسے تیرہ تیزی کا مہینا کہتے ہین۔ اس مہینے کی تیرہ مین تاریخ ہوئی۔ دیکھو اچنے کی سلونی گھنگنیاں نون مرچ ڈال کے اور گیہون کی پھیکی گھنگنیاں اُبال کے اور خشخاش اور کھانڈ ڈال کے تابون مین نکال کے نیاز دی پھر بانٹ دین۔ اسی مہینے کے آخری بدہ کو بادشاہ نے صبح دربار کیا۔ دیکھو اچھا ہوا سے کا داروغہ سونے چاندی کے چھلے چاندی کی کشتی مین لگا کر لایا۔ چار چھلے اُس مین دو سونے کے دو چاندی کے بادشاہ نے آپ پہنے۔ دو ولیعہد کو ایک ایک اور

شاہزادون کو اپنے ہاتھ سے دیے باقی اور امیر امراؤن کو تقسیم ہو گئے
سب نے مجرا کیا - نذرین دین - دربار برخاست ہوا - بادشاہ
اپنی بیٹھک مین آئے - وہ چارون چھلے جو آپ پہنے تھے - ملکہ
زمانی کو دیے - تیسرا پہر ہوا - دیکھو اکوری کوری ٹھلیان
(بادشاہ بیگم) مین سے پہلے ایک ٹھلیا مین تھوڑا سا پانی اور ایک اشرفی کپڑے
مین لپیٹ کر اُس مین ڈالی - بادشاہ کے آگے کھڑے ہو کر سر
پر سے پیچھے پھینکدی - او ہو ہوا!! وہ تڑاق سے ٹھلیا ٹوٹ گئی
اشرفی حلال خوری اُٹھا لے گئی - ایلو! اب تھوڑا سا پھونس
لا کر جلایا - بادشاہ نے اُس کو لانگا - لو اب بیگماتون اور شاہزادون
کو ٹھلیان تقسیم ہونے لگین - کسی ٹھلیا مین پانچ کسی مین چار
کسی مین دو روپے کسی مین ایک ہی روپیہ ڈال - کہاریون
کے سر پر رکھوا - جسولنیون کو ساتھ کر سب کے ہان بھیجین
سب نے اِن کو انعام دیا - اور ٹھلیان سے کر اُسی طرح کھڑے ہو کر
توڑ دین - جو کچھ ٹھلیون مین تھا وہ حلال خوریان اُٹھا لے
گئین -

تیسرے پہر سبزہ روندنے باغ مین گئے - آخری چہارشنبہ
کی عیدیان شاہزادون کے اُستاد سنہری رو پہلی کچھو لدار

کاغذ پر لکھ کر لائے شاہزادوں کو عیدیاں اور چٹھی دے۔ عیدیوں کے روپے لے۔ رخصت ہوئے۔

عیدی آخری چہارشنبہ

آخری چارشنبہ ماہ صفر	جانب باغ سیر کن بنگر
ہر کہ امروز بیکند شادی	غم نہ بیند بقول پیغمبر

بارہ وفات

ربیع الاول کے مہینے کو بارہ وفات کا مہینا کہتے ہین۔ پہلی تاریخ اس مہینے کی ہوئی۔ موتی محل مین فرش فروش ہوا۔ بیچ مین بادشاہ کی سند لگی تیسرے پہر کو بادشاہ برآمد ہوئے۔ داہنے بائین مشائخ لوگ سامنے قوال آکر بیٹھے۔ گانا شروع ہوا۔ ایلو ا مشائخون مین سے فقیر کسی کو حالت آئی۔ دیکھو اکیا تُھنیان کھارہا ہے۔ او ہو اوہ حال کھیلتے کھیلتے کھڑا ہو گیا۔ بادشاہ اور سب لوگ ساتھ کھڑے ہو گئے جس شعر پر حالت آئی ہے قوال اسی کو گھڑی گھڑی گائے جاتے ہین زور زور سے ڈھولکی پیٹے جاتے ہین۔ لو حال کھیل چکے ہوش مین آگئے چپکے ہو کر بیٹھ گئے۔ بادشاہ اور سب لوگ بھی بیٹھ گئے

گانا موقوف ہوا۔ الائچی دانون کے خوان آئے ختم ہوا۔ الائچی دانے
تقسیم ہوئے۔ بادشاہ اپنی بٹھیک مین آ گئے۔ سب لوگ رخصت
ہو گئے۔ اب بارہ دن تک روز یہی طرح مجلس اور صبح شام
کھانا مشایخون اور ملنگون کو ملے گا۔ بارہوین تاریخ ہوئی
دیکھو امحل اور مہتاب باغ کی درگاہ مین ٹھاٹھ بندی
ہو رہی ہے۔ لال لال کنول اور قمقمے۔ اُن مین دغدغے رکھے
گئے۔ رات ہوئی۔ روشنی ہونے لگی۔ پہلے بادشاہ محل
کی درگاہ مین آئے۔ ختم ہوا۔ مٹھائی بٹی۔ پھر مہتاب باغ کی
درگاہ مین آئے۔ مشایخ جمع ہوئے۔ قوال گانے لگے۔ یہان
کنبوہ کے قوال پر ختم ہو رہا ہے۔ دیکھو اودھ کی پیالیان بٹ رہی ہین

عُرس

اسی مہینے کی چودہوین تاریخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ
عرس ہوتا ہے بادشاہ خواجہ صاحب مین آئے اور شہر کی خلقت بھی
جمع ہوئی۔ بادشاہ نے مزار پر کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی۔ گلاب صندل
پھول ملا کر چھینٹے سے قبر پر ڈالا۔ ستر روپے نذر اور بیس روپے کا شامیانہ
دس روپے کا قبر پوش چڑھایا۔ ساٹھ روپے خادمون اور مشایخون کے

کھانا پکوانے کو ٹیے۔ ایلو اوہ روشنی اور باجے گاجے سے منہدی آئی۔ دیکھو! گلاب کے شیشے قبر کا غلاف شاہزادون کے سر پر ہے۔ منہدی کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہین۔ درگاہ مین آکر گلاب کے شیشے اور منہدی چڑہادی۔ غلاف قبر پر ڈالا ختم ہوا بادشاہ نے محل مین آکر خاصہ کھایا آرام کیا۔ صبح کے ختم مین شامل ہو سب وہان سے رخصت ہوئے۔

گیارہوین حضرت غوث الاعظم رح

ربیع الثانی کے مہینے کو میران جی کہتے ہین۔ اس مہینے کی گیارہوین تاریخ ہوئی۔ دیکھو! دیوان خاص کے صحن مین آتشبازی گڑی انار پھلجڑی۔ مہتاب۔ جاہی جوہی۔ ہت پھول۔ چھچھوندر چکر۔ گنج۔ پٹاخے۔ چرخیان۔ ہوائیان۔ زمینی گولے آسمانی گولے۔ خدنگ۔ چادر۔ کوٹھی۔ پنکھیان۔ سانپ درخت ہاتھی وغیرہ بنے ہوئے ہین۔ ایک بانس کی کھپچیون کا بنگلہ سا بنا ہوا۔ اوپر پنی۔ ابرک لال کا غذ منڈھا ہوا اس کو منہدی کہتے ہین دیوان خاص مین رکھی گئی۔ دسترخوان بچھا سب طرح کا کھانا چنا گیا۔ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے منہدی

روشن کی۔ پھر دسترخوان پر حضرت غوث الاعظم رح کی نیاز دی
آتشبازی چھٹنے لگی۔ کھانا تقسیم ہوا۔ صبح کو مہتاب باغ کی درگاہ مین
مشائخ جمع ہوئے۔ بادشاہ آئے ختم ہوا۔ تبرک بٹا۔

سترہوین

اسی مہینے کی سترہوین تاریخ حضرت سلطان نظام الدین اولیا رح کا
عرس ہوتا ہے۔ دیکھو رات کو درگاہ مین مشائخ جمع ہوئے
پہلے ختم ہوا۔ پھر قوالی ہونے لگی۔ مشائخون کو حال آنے
لگے۔ صبح کو بادشاہ آئے۔ درگاہ مین فاتحہ پڑھی۔ چار اشرفیان
اور بتیس روپے درگاہ مین نظر چڑھائی۔ دو سو روپے عرس
کے مصارف کے خادمون کو دیے۔ ختم مین شامل ہوئے
تبرک کی ہنڈیان اور پھینٹے[1] خادم لائے بادشاہ نے ایک
اشرفی تبرک کی ان کو دی پھر سوار ہو گئے۔ دیکھو اب شہر
کی خلقت آنی شروع ہوئی۔ درگاہ مین نذرین چڑھنے لگین
خادمون کی گوڑی ہونے لگی۔ اپنی اپنی اسامیان تاک تاک کے
دو دو تبرک کی ہنڈیان۔ کھیلین بتاشے شکر پارے ان مین بھر کے
ہوئے۔ آٹے سے انکے منہ لیپے ہوئے۔ خادم انکو دیتے ہین اور

[1] عمامہ۔ دستار۔ مگر خادم لوگ ایک دس بارہ گرہ کا کپڑے کا ٹکڑا سر سے لپیٹ دیتے ہین

گرہ گرہ بھر کے دھوتر کے سبز اور سفید پٹکے اُن کے سر سے باندھ
دیتے ہین - بہت سی خاطر مدارات کرکے اُن سے کہتے ہین "ہم
آپ کے دعاگو قدیم ہین - رات دن آپ کی کامیابی کی درگاہ
شریف مین دعا مانگتے ہین" اپنا معمول اُن سے لے لیتے
ہین - اب درگاہ شریف مین ناچ ہونے لگا - دیکھو کوئی
ناچ دیکھ رہا ہے - کوئی باؤلی مین سیڑھیون پر بیٹھا نہا رہا ہے
کوئی چپت کوئی پٹ تیر رہا ہے - کوئی دھما دھم اوپر سے کود
رہا ہے - لوگ باؤلی مین کوڑیان پیسے پھینک رہے ہین -
لڑکے غوطے لگا لگا کر نکال رہے ہین - سودے والے پکار
رہے ہین - تازی گرما گرم کچوریان ہین - برفی ہے تازی دودھ
کی - کھن ہے ملائی سے میٹھا - کوزے ملائی کی برف کے کیسے
ہین میوے - گیلے فالسے ہین شربت کو - ڈالی ڈالی کا گھلا ہی
پیو نری ہے - سیاہ پیچے ہین ہاتھون کے کھلونے
ہین ہا - ئے پھولون کے " - کوئی مقراضی حلوا لئے بیٹھا ہے
کوئی کباب لونگچڑے گلگلے شیرمال - باقرخانی خمیری
روٹی - نہاری بیچ رہا ہے - گنڈ والے حقہ پلاتے پھرتے ہین
پنواڑی گلوریان بنا رہے ہین - کٹورے چھنکا رہے ہین فالودے والے

نالودہ - پن بھتا - تخم ریحان - اولے - گلاب پاش - کٹورے
ہتھے لئے بیٹھے ہیں - لو اب دوپہر ہوئی - اب میلہ ہمایون کے
مقبرے مین آیا - دیکھو تو کوئی جھول جھلیون مین بھولا بھولا کیسا
ہکّا بکّا پھر رہا ہے - کوئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مین لیٹا آرام
لے رہا ہے ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے - بگلا - کل چڑا
دو پلکا - دو پنا - کل دمہ - کانڑا - کنکوا اڑ رہا ہے - کل سیری - لال قمچی
کلیجہ جلی - دو باز پریون دار - الفن تکلین بڑھ رہی ہین - ایک
دوسرے کی ڈھیری پکار رہا ہے - جو کوئی ہم سے نہ لڑائے اُس کی
ڈھیری ہے - لو پینچ لڑ گئے - ڈھلین چلنے لگین - وہ کسی کا کٹ گیا -
آہا!!! کیا غل مچایا ہے - وہ کاٹا - جس بیچارے کا کٹ گیا - اُس کا مُنہ
تو کیا فق فق ہو رہا ہے - کسی کا ہتّے پر سے اکھڑ گیا - کسی کا کنّیا نے
لگا - کسی کا چکرا رہا ہے - کسی کی دال چِپّٹ ہو گئی - کوئی جھجھم کر رہا ہے
کوئی ٹھمکیان دے رہا ہے لو کنکوے بازی ہو چکی -

آہا ہا!!! - دیکھنا وہ کسی شاہزادے کی سواری آئی آ گئے آگے
سپاہیون کے تمن ہین - باجا بجتا آتا ہے - نقیب چوبدار پکارتے
آتے ہین - صاحب عالم پناہ سلامت عماری مین آپ بیٹھے ہین

کنکوے کا نام ہے ۔ له آپس مین مل گئے ۱۲

خواصی مین مختار بیٹھا مورچھل کرتا آتا ہے پیچھے سوارون کا رسالہ
چلا آتا ہے - مقبرے کے دروازے پر فیلبان نے ہاتھی بٹھا دیا سب
جلوس ٹھہر گیا - سلامی اتاری کہارون نے نالکی لگادی - نالکی مین
سوار ہو کر اندر آئے دو خواص مورچھل لے کر ادہر ادہر آگئے - اور
سب ارد گرد ہو گئے - نقیب چوبدار آگے آگئے ہٹو بڑھو صاحب کہتے
چلے - مقبرے کے چبوترے پر سے پیدل اتر کر اوپر آئے - یہان پہلے
سے فرش فروش ایک طرف کیا ہوا ہے - سپاہیون کا پہرہ لگا
ہوا ہے اپنی مسند پر بیٹھ کے میلے کی سیر دیکھی - ناچ رنگ دیکھ
سوار ہو گئے - شام تک سب میلے کے لوگ چنپت ہو گئے - اب
دیکھو! پتون اور چھلکون کے ڈھیر مکھیون کی بھنکار کے سوا کچھ بھی
دکھائی دیتا ہے - یا تو وہ کہا گہمی تھی - یا دیکھو اب کیا سناٹا ہو گیا - اب
مقبرہ کیسا سائین سائین کرتا ہے - دیکھنے سے جی پریشان ہوتا ہے - لو
صاحب ستر ہوین ہو چکی -

مدار صاحب

جمادی الاول کے مہینے کو مدار کا مہینا کہتے ہین - پہلی تاریخ ہوئی
قلعہ کے نیچے مدار صاحب کی چھڑیان کھڑی ہوئیں - دیکھو! شام کو

چپلب دار ڈھول بجاتے۔ مدار صاحب کی چھڑی سے لیے دیوان خاص

میں آئے۔ بادشاہ برآمد ہوئے۔ مالیدون کے خوان آتے چپلب دار

نے پھولوں کی بدھی مدار صاحب کے سامنے رکھی۔ نیاز ہوئی۔ مالیدہ

سب کو بٹ گیا۔ بدھی بادشاہ نے پہن لی۔ دیکھو کیا لمبا لمکا لہبر آیا۔

گرگری تماشس کا پھیرا ہے اور چاندی کی کٹوری ہے چپلب دار

کو دیکر رخصت کیا۔ یہ نشان بادشاہ کی طرف سے مدار صاحب کی درگاہ

میں چڑھے گا۔

خواجہ صاحب کی چھڑیاں

جمادی الثانی یہ خواجہ معین الدین کا مہینا کہلاتا ہے۔ چودھوین

تاریخ سے قطب صاحب میں دور دور کی خلقت آ کے جمع ہوئی اجمیر

شریف میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح کا بڑی دھوم سے عرس

ہوتا ہے یہاں سے اکٹھے ہو کر جو لوگ اجمیر شریف جاتے ہیں اُنکو میدنی

کہتے ہیں۔ رات کو حضرت قطب صاحب کی درگاہ میں ختم ہوا صبح کو

سولھوین تاریخ میدنی رخصت ہوئی۔ بادشاہ نے چاندی کا نشان

تمامی کے پھریرے کا چڑھایا۔ تھوڑی دور جلوس کی سواری

لہ جھنڈا۔

سے میدنی کو پہنچانے گئے۔ دیکھو اجو لوگ اجمیر شریف گئے
ہین اُن کے گھرون مین رات کو خواجہ صاحب کے گیت گائے
جاتے ہین۔

ابلو! اجمیر شریف سے لوگ پھر کر آئے۔ کنبے والون نے
دہوئے ہوئے تل اور چاول اور کھانڈ سینیون (خوان) مین لگا کر ان کو بھیجے
اس کو چاب کہتے ہین۔ تل ماش اور ٹکے تصدق کو جلیبیون کے
کونڈے کپڑون کے جوڑے۔ خوان اور کشتیون مین لگا کر
انھون نے وہان کی سوغاتین۔ درگاہ کا صندل۔ صندل کی
کنگھیان۔ کنگھے۔ تسبیحان۔ تھولی۔ جانمازیان۔ جے پور کے
چادرے۔ انگوچھے۔ رومال۔ چندریان۔ کلیان۔ چلمنین۔ کھوپڑی
عطر سب کو دیا۔

رجب

اس مہینے کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے جمعہ کو مردون
کی تبارک ہوتی ہے۔ دیکھو! گھی کھانڈ اور میدے کی میٹھی روٹیان اوپر
سونف اور خشخاس لگا کے تنور سے پکوا ئین۔ سورۂ تبارک جو
قرآن شریف مین ہے چالیس دفعہ پڑھوائی۔ ایک ستھری چوکی پر

دسترخوان بچھایا اسپر روٹیان رکھین۔ کوری بدھنیون مین پانی بھر کر
اور جوڑا۔ تسبیح۔ مسواک۔ جانماز کنگھی۔ جوتی کشتی مین لگا کے سامنے
رکھا۔ اگر سوز مین لوبان روشن کیا۔ نیاز ہوئی۔ بدھنیان اور جوڑا
اور چوتھائی روٹیان مسجدون مین بھیجدین۔ باقی سب کو تقسیم ہوگئین
اس کو تبارک کہتے ہین۔ اسی مہینے مین حضرت جلال بخاری کے کونڈے
ہوتے ہین۔ دیکھو بڑے بڑے کونڈے مٹی کے آئے۔ پلاؤ۔ زردہ
کھیر ان مین بھر کر نیاز دیکر لٹوا دیئے۔

شب برات

اس مہینے کی چودھوین تاریخ شاہزادون کے استاد لال سفید چمکتی
ہوئی عیدیان لکھ لکھکر لائے۔ شاہزادون کو دین۔

عیدی

آمد شب برات جہان پر چراغ شد — بازار از شگفتن او صحن باغ شد
انار و پھلجھڑی و ہوائی و ماہتاب — گلہائے بوستان ہمین بیخ باغ شد

استادون کو عیدی کے اشرفی روپے سلے مکتبون مین بھیجی ہوئی
دیکھو انّا کوری ٹھلیان آبخورے آئے ایک بڑی سی
پھولی پر ہودہ لا کر پانی بھر کر رکھے گئے۔ شیرمالین اور [illegible] کی

رکابیان - تابین آئین - اگر سوزین تو ہان روشن ہوا حضرت
صلعم حضرت امیر حمزہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے - بابر بادشاہ
اوت اور سب بچے مردون کی جدا جدا قابون - شیرمالون - پانی کے
آبخورون پر - اور دودھ پیتے بچے جو مرے ان کی دودھ کے آبخورون
پر نیاز ہوئی حضرت فاطمہ کی نیاز کا بیوی زنون کو - بابر بادشاہ
کی نیاز کا خاص ان کی اولاد کو - باقی ہمہ شما کو بٹ گیا - تیسرے پہر
کو آتشبازی شاہزادون اور شاہزادیون کو تقسیم ہوئی - دیکھو رات
کو ہتھیون کے ہاتھی بھوڈل پھرے ہوئے مٹی کے ان کی سونڈ اور
سر پر چراغ بنے ہوئے ہتھیون کی ہٹریان بنگلے کی صورت کی
مٹی کی بنی ہوئین اوپر چراغ بنے ہوئے - روشن ہوئین - سب نے
مبارک باد دی - تاشے باجے نوبت خانے - روشن چوکی والیان
باجا بجانے لگین - بڑی خوشی ہوئی - آتشبازی چھٹنے لگی -
لو اب بادشاہ امام باڑے مین آئے - دیکھو اپنے ہاتھ سے
روشنی کی - کنگنی کی کھیر پکا کے آئی - ایک چمچے مین لے کر پہلے
ذرا سی آپ چکھی - پھر ایک ایک چمچا سب کو اپنے ہاتھ سے
دیا - پھر اکر کے سب نے لے لیا - اپنی بیٹھک مین آئے خاصہ
کھایا - آرام کیا -

رمضان

دیکھو دو دن پہلے شتر سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے ابر بدلی
کے سبب سے جو انتیسوین کو یہان چاند نہ دکھائی دیا - اور کہین کسی
گانو قصبے یا پہاڑ پر کسی کو نظر آگیا تو سانڈنی سوار وہان کے
قاضی یا رئیس یا کسی معتبر آدمیون کی گواہی لکھوا - مارا مار کرکے حضور
مین آئے - چاند کی خبر پہنچائی - بادشاہ نے عالمون سے فتویٰ
لیکر توپون کا حکم دیا - گیارہ توپین رمضان کے چاند کی چلین - جو
انتیسوین کو کہین چاند نہ دکھائی دیا تو تیسوین کی شام کو توپین چلین
سب بیگماتین حرمین سرتین ناموسین چھپی والیان گائنین شاہزادے
شاہزادیان مبارکباد کو آئین - تاشے باجے روشن چوکی
نوبت بجانے والیان مبارک بجانے لگین - دیکھو بادشاہ کے ہان سے
پنیر کی چکتیان - مصری - کے کوزے سب کو تقسیم ہوئے - دو گھڑی
رات آئی - وہ عشا کی اذان ہوئی - دیوان خاص مین نماز کی تیاری
ہوئی - بادشاہ سے عرض کیا - کرامات اجماعت تیار ہے - بادشاہ
برآمد ہوئے - جماعت سے نماز پڑھی - ڈیڑھ پارہ قرآن شریف کا
تراویحون مین سنا - پھر بیٹھک مین آئے - کچھ بات چیت کی بھنڈا

نوش کر پلنگ پر آرام کیا۔ ڈیڑہ پہر رات باقی رہی۔ اندر محل۔ باہر
نقارخانے۔ اور جامع مسجد میں پہلا ڈنکا سحری کا شروع ہوا
سحری کے خاصے کی تیاری ہونے لگی۔ دوسرے ڈنکے پر دسترخوان
چنا شروع ہوا۔ تیسرے ڈنکے پر بادشاہ نے سحری کا خاصہ کھایا۔
سبھنڈا نوش فرمایا لو اب چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ صبح کی توپ
چلی۔ کلی کی آب حیات پیا۔ اب کھانا پینا موقوف ہوا روزے کی
نیت کی۔ صبح ہوئی۔ نماز پڑھی۔ درگاہ مین جاکر سلام کر باہر
ہوا خوری کو سوار ہوئے۔ سواری پھر آئی۔ محل مین لوگون کی
کچھہ عرض و معروض سنی۔ دو پہر کو شکر کیا۔ تیسرا پہر ہوا
محل مین تنور گرم ہوا۔ بادشاہ کے لئے دیکھو ایک سنہری
کرسی شیر کے سے پایون کی۔ پشت پر سنہری پھول پتے کٹے ہوئے
مخمل کا گدہ نرم نرم اس پر بچھا ہوا تنور کے سامنے لگی ہوئی ہے۔
بیگماتین حرم مین شہزادیان اپنے ہاتھ سے بینی۔ روغنی
میٹھی روٹیان۔ کلچے۔ تنور مین لگا رہی ہین۔ بادشاہ بیٹھے
سیر دیکھ رہے ہین۔
کسی کی روٹی اچھی لال لال اتری۔ وہ کیا خوش ہو رہی ہے کسی کی
جل گئی۔ کسی کی تنور مین گر پڑی۔ کسی کی ادھ کچری رہگئی

دیکھو ان پر کیا قمقمے لگ رہے ہیں۔ بیسیوں لوہے کے چولھے گرم
ہیں۔ پتیلیاں ٹھنٹھنا رہی ہیں۔ اپنی اپنی ہانڈیون کی چیزین آپ
پکا رہی ہیں۔ دیکھو پتی۔ لوبئے۔ میتھی کا ساگ ہے۔ کہیں ہری
مرچین۔ سویا کے پھولون کے بیچ کی سبز سبز ڈنڈیان۔ بینگن کا
دلمگنی کی ترکاری۔ بادشاہ پسند کریلے۔ بادشاہ پسند دال ہے
کہین بھرتے۔ پھلکیان۔ پوریان۔ شامی کباب تلے جاتے ہین
کہین سیخون کے کباب۔ حسینی کباب۔ تکون کے کباب۔ نان پاؤ
کے ٹکڑے۔ گاجر کا بچھا اور طرح طرح کی چیزین پک رہی ہین سب
بھلا رہی ہین۔ الو کوئی روزے سے خود سامنے آگئی۔ دیکھو اس کا کیا
لکھا ہو رہا ہے۔ کوئی کہتی ہے روزے خور خدا کے چور۔ ہاتھ
مین بیڑا منہ مین کیڑا۔ کوئی کہتی ہے۔ روزے خورون پہ کیسا
تباہی ہے۔ ٹوٹی جوتی پھٹی ننالی ہے۔ آخر یہان تک اس کا
ناک مین دم کیا کہ کھسیانی ہو کر سامنے سے چلی گئی۔

الو وہ کسی کا دوڑا اچھالا۔ ہین اسے بی یہ کیا ہوا؟
کسی لونڈی باندی سے کچھ کام بگڑ گیا تھا۔ آپ ہی
سامنے برتن توڑ پھوڑ۔ کچی ہنڈیان پچ سکے پر سے تنا پٹکا
پٹکا آپ ہی منہ تھوتھا سے۔ اللو کھسوانی سی پڑی

ہیں ۔ شوہر سے بولیں نہ سر سے کھیلیں ۔ ایک آتی ہوئی جاتی
ہے دوسری آتی ہے مناتی ہے ۔ بوا خدا کا روزہ رکھو ۔
تمام دن پر ظلم توڑو ایسے روزے سے کیا فائدہ ! سنتے ہی نے
خدا قدر کیا تم نے کہا ۔ ایک دفعہ ہی تیکھی ہو کر جھلا کے بولیں
بس بی بس ۔ اپنی زبان کو لگام دو ۔ اپنی کرنی اپنی بھرنی
تم بڑی خدا ترس ہو ۔ کچھ ہی جنت میں جاؤ گی تو اپنے واسطے
ہم دوزخ کا کندہ بنیں گے تو اپنے واسطے ۔ چلو بی چلو ۔ اس
چنڈالنی کے منہ نہ لگو ۔ اس کے سر پر تو آج شیطان چڑھا
ہے ۔ تھو تھو ۔ چھائیں پھوئیں ۔ خدا ایسے کے پرچھاویں سے
بچائے ۔

دیکھو! اب انہیں دکانیں لگائے صحن میں پھولوں کے
گنٹھے گوندھ رہی ہیں ۔ سب فصل کے میوے ترکاریاں
بیچ رہی ہیں ۔ ایک ایک پیسے کی چیز کے چار چار لے رہی ہیں ۔
وہی بڑے فالودے پوریوں والیاں سر پر رکھے چھبی پھیرتی
ہیں ۔ لو عصر کا وقت ہوا ۔ نمازیں پڑھ پڑھ کے روزے کشائی کی
تیاریاں ہونے لگیں ۔ دیکھو ایک طرف گلاس طشتریاں کا بیان
پیالے پیالیاں رنگ برنگ کی چینی کی ۔ اور چھینکے سینیوں میں

لگے ہوئے رکھے ہیں۔ ایک طرف کوری کوری جھجریاں اور
صراحیاں کانوں تک بھری ہیں اور پیالے چھوٹے چھوٹے ڈھکے ہوئے
پر رکھے ہیں۔ اور پھانکیاں بڑی دھری ہیں۔ سب ترکاریاں
میووں وغیرہ اگر رکھے گئے۔ سب کا تھال بنا۔ کوئی سادی
کسی میں ادرک سیچ لگا ہوا مونگ کی دال دھو رکھا۔ کچھ کچھ۔ کچھ
ابلی۔ کچھ لال مرچوں کی۔ کچھ کالی مرچوں کی بنا کر طشتریاں
اور رکابیوں میں لگا دی ہیں۔ کنکروں کو چھیل کر کا ٹکڑا راحت
جان بنا۔ اور کیلے کے چھلکے۔ کچھ لونوں کا قیمہ کر کے کباب بنا کر
پیالوں میں رکھا۔ تلی ہوئی مونگ۔ چنے کی دال میں کیا
سویاں ٹکیاں بھنے ہوئے پستے بادام نون مرچ لگے ہوئے
بادام پستوں کے نقل۔ چھوارے کشمش وغیرہ طشتریوں
میں رکھے۔ انگور انار فالسے۔ تخم ریحان فالودے میووں کا
شربت۔ لیموں کا آب شورہ بنا کر گلاسوں میں رکھا۔ دیکھو اب
اپنے ہاتھ کا سالن وغیرہ۔ اور روزہ کشائی ایسی میں نے سارا
ہے۔ میں نے تم کو بھیجی ہے۔ تم نے مجھکو بھیجی۔

لو اب روزے کا وقت قریب ہے کوئی تڑھال
پڑی ہے۔ کوئی کہتی ہے۔ ابھی پیاس کے مارے

حلق میں کانٹے پڑ گئے۔ کوئی کہتی ہے۔ ہائے بھوک کے مارے کلیجہ ٹوٹا جاتا ہے۔ روزے میں کتنی دیر ہے۔ سب کے کان توپ پر لگے ہوئے ہیں۔ ایک ایک پل گن گن کر کاٹ رہی ہیں۔ ہرکاروں کی ڈاک بیٹھی ہوئی ہے۔ اللو وہ سورج غروب ہوگیا۔ مشرق سے سیاہی اٹھی۔ روزے کا وقت ہوا بادشاہ نے توپ کا حکم دیا۔ ہرکاروں نے جھنڈیاں ہلائیں۔ وہ روزے کی توپ چلی۔ دھائیں۔ اذانیں ہونے لگیں اس وقت کی خوشی دیکھو۔ کیسی توپ کی آواز سے چونچال ہوگئیں۔ پہلے ذرا سے آب زمزم یا مکے کی کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولا پھر شربت کے گلاس ہاتھوں میں لے چمچوں سے شربت پیا۔ کسی پیاس کی بیتابی میں گلاس ہی منہ سے لگا غٹ غٹ پی لیا۔ ذرا ذرا سی دال ترکاری میوہ وغیرہ چکھا۔ پھر نماز پڑھ پڑھ کے کھانا کھائیں۔ سارا رمضان اسی چہل پہل میں گذر گیا۔

الوداع

آخری جمعہ کو الوداع کی نماز کی تیاری ہوئی۔ بادشاہ جلوس سے سوار ہوئے۔ جامع مسجد کی سیڑھیوں کے پاس کہاروں نے ہوادار

ہاتھی کے برابر لگا دیا - بادشاہ ہوادار میں سوار ہو جامع مسجد میں
آئے حوض کے پاس آکر ہوادار میں سے اترے آگے خاص بردار
نقیب چوبدار ہٹو بڑھو کرتے پیچھے شاہزادے امیر امرا ادب
قاعدے سے اندر آئے - دیکھو امام کے پیچھے بادشاہ کا مصلی
بائیں طرف ولیعہد کا - دائیں طرف اور شاہزادوں کے مصلے
لگے ہوئے ہیں - بادشاہ ولیعہد اور شاہزادے اپنے اپنے
مصلوں پر آکر بیٹھے - امام جی کو خطبہ کا حکم دیا - امام جی منبر پر
کھڑے ہوئے - توشہ خانے کے داروغہ نے تلوار امام جی
کے گلے میں ڈالی - قبضہ پر ہاتھ رکھ کر امام جی نے خطبہ پڑھنا
شروع کیا - جب خطبہ پڑھ چکے اور اور بادشاہوں کے نام ہو
چکے - جس وقت بادشاہ وقت کا نام آیا توشہ خانے کے داروغہ
کو حکم ہوا اس نے امام جی کو خلعت پہنایا - تکبیر ہوئی امام
نے نیت باندھی سب نے امام کے ساتھ نیت باندھی دو
رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا - دعا مانگی - سنتیں پڑھ کر بادشاہ
آثار شریف میں آئے - زیارت کی - پھر سوار ہو کر قلعہ میں
آئے - انتیسویں تاریخ ہوئی سانڈنی سوار چاند کی خبر کو روانہ
ہوئے - دیکھو سب کی آنکھیں آسمان پر لگی ہوئی ہیں

اگر چاند دیکھ لیا یا کہیں سے گواہی شاہدی آگئی تو بڑی ہی خوشی ہوئی۔ اور جو بھی جوان عید ہوئی۔ نقار خانے کے دروازے کے سامنے حوض پر پچیس توپیں عید کے چاند کی دھنادھن چلیں۔ سبا سلامت ہونے لگی شادیانے بجنے لگے۔ نہیں تو پھر تیسویں کو یہ رسمیں ہوئیں۔

عید الفطر

رات کو توپیں ڈیرے خیمے فرش فروش عیدگاہ روانہ ہوا۔ سواری کا حکم ہوا۔ ہاتھی رنگے گئے۔ صبح کو بادشاہ نے حمام کیا۔ پوشاک بدلی جواہر لگایا۔ خاصے والیوں نے جلدی سے دسترخوان بچھایا۔ سویان دودھ۔ اور سے بتاشے چھوارے نکتا کھڑی مسور کی دال اس پر لگادی۔ بادشاہ نے نیاز دی ذرا سا چکھ کے کلی کی۔ باہر برآمد ہونے چوبنی سے خبرداری بولی۔ باہر تیاری ہوئی۔ سب چاؤس آدھے سے تیار ہو گیا۔ فوجدار خان نے ہاتھی بٹھادیا۔ کہاروں نے ہوادار تام جھام کے برابر لگادیا۔ بادشاہ ہودے میں سوار ہوئے دیوان عام میں سواری آئی۔ اختشام توپخانے کی توپوں کی اکیس آوازیں ہوئیں قلعہ کے دروازے پر پلٹنوں نے سلامی اتاری۔ اکیس توپیں چلیں

عیدگاہ کے دروازے پر سواری پہنچی۔ جلوس دو طرفہ کھڑا ہو گیا سلامی اتاری توپین سلامی کی چلنے لگین۔ دروازے پر سے بادشاہ ہوادار مین اور ولیعہد نالکی مین اور سب پیدل عیدگاہ کے اندر آئے چبوترے پر سے اتر کر خیمے مین اپنے مصلون پر کھڑے ہو گئے۔ تکبیر پر تکبیر ہوئی۔ سب نمازیون نے صفین درست کین۔ امام جی کے ساتھ سب نے نیت باندھی۔ دو رکعتین پڑھکر سلام پھیرا سب کھڑے ہو گئے۔ بادشاہ ولیعہد شاہزادے اپنے مصلون پر بیٹھے رہے۔ امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا توشہ خانے کے داروغہ نے امام جی کے گلے مین کالا تونی پر تلہ اور تلوار ڈالی امام جی نے منبر پر کھڑے ہو کر تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھا خطبہ پڑھا۔ جب بادشاہ کا نام آیا۔ توشہ خانے کے داروغہ نے امام جی کو خلعت پہنایا۔ دعا مانگی۔ خطبہ کی ایک توپ چلی۔ اب دھوپ چڑھ گئی تھی۔ بادشاہ نگدمبر مین سوار ہوئے دیوان خاص مین آئے تخت طاؤس پر بیٹھکر دربار کیا نذرین لین۔ پھولون کے طرے اور ہار سب کو رخصت ہوئے محل مین داخل ہوئے۔ چاندی کے تخت پر بیٹھکے محل کی نذرین لین خاصہ کھایا سکھ کیا۔

عید الاضحیٰ

ذوالحجہ کے مہینے کی دسوین تاریخ صبح کو جلوس سے سوار ہوئے۔ عیدگاہ مین
آئے۔ دوگانہ ادا کیا۔ دیکھو جو باتین عیدالفطر مین ہوئی تھین وہی سب
اس مین ہوئین مگر یہ بات اس مین زیادہ ہے کہ عیدگاہ کے اندر جنوب
کی طرف ایک بڑا سا خیمہ کھڑا ہے۔ بیچون بیچ مین ایک چبوترہ بنا ہوا ہے
اُس پر بادشاہ کی مسند لگی۔ پیچھے دو خیمے زنانے کھڑے ہوئے ہین اور
گرد بڑے بڑے سراپردے قناتین کھنچے ہوئے ہین۔ ایک اونٹ بانات کی
جھول پڑی ہوئی۔ سینہ پر چھُرنے کا نشان کیا ہوا رسّون مین جکڑا ہوا فراش
پکڑے کھڑے ہین۔ دیکھو اب اونٹ کی قربانی ہوتی ہے۔ بادشاہ اونٹ
کے پاس آئے۔ فراشون نے ایک بڑی سی چادر بادشاہ اور اونٹ کے
بیچ مین تان لی۔ توپخانے سلیح خانہ کے داروغہ نے بادشاہ کے ہاتھ مین برچھی دی
قاضی نے اونٹ کی قربانی کی۔ دعا پڑھوائی۔ بادشاہ نے دعا پڑھ کر
چھُرنے کے نشان پر اونٹ کے تاک کر برچھی ماری۔ قاضی نے آگے ذبح
کیا۔ بادشاہ سوار ہوکر خیمے کی سہ دری کے پاس آئے۔ یہان ایک سیاہ
دُنبہ مہندی مین رنگا ہوا کھڑا ہے۔ بادشاہ نے اُسکی قربانی کی خیمے مین
مسند پر بیٹھے۔ بائین طرف ولیعہد داہنی طرف اور شاہزادے بیٹھ گئے

امیرامرا سامنے ہاتھ باندھکر کھڑے ہوگئے۔ خاصے والون نے
جھٹ پٹ دسترخوان بچھا اونٹ اور ڈبے کی کلیجی کے کباب اور
شیرمالین اُسپر لگا دین۔ بادشاہ نے پہلے ایک ٹکڑا شیرمال کا
اور ذرا سا کباب آپ منہ مین ڈالا پھر ولیعہد اور شاہزادون اور
سلاطین امیرون کو جو حاضر تھے کباب اور شیرمالیں اپنے ہاتھ سے
دین۔ سب نے مجرا کر کے لیین۔ دربار برخاست ہوا خیمے مین
زنانہ ہوگیا۔ بیگماتین آئین۔ بادشاہ نے خاصہ کھایا۔ تھوڑی دیر
ٹھیر کے سوار ہوئے۔ دیوان خاص اور محل مین آ کے وہی عید کی طرح
دربار کیا۔ نذرین لین۔ قربانی کے بکرے حیثیت کے موافق سب کے
ہان بھیجے گئے۔

سلونو

اس رسم کا ذکر یون سنا ہے کہ عزیزالدین عالمگیر ثانی بادشاہ
سے اُن کے وزیر غازی الدین خان کو دشمنی تھی۔ ایک دن ایک
ڈھکوسلا بنا کر عرض کیا کہ حضور پرانے کوٹلے مین ایک فقیر صاحب
کمال آئے ہین۔ بادشاہ نے حکم دیا اچھا بلاؤ۔ اُس نے کہا بہت
خوب۔ دوسرے دن پرانے کوٹلے مین ایک موقع کا مکان تجویز کر

دو آدمی خنجر لے کر وہاں چھپوا ن کھڑے کر دیئے اور بادشاہ سے
جھوٹ موٹ آکر عرض کیا۔ کہ کرامات فقیر صاحب کہتے ہیں۔
ہم آپ بادشاہ ہیں۔ بادشاہ کو غرض ہے تو آپ ہمارے پاس
چلے آئیں۔ بادشاہ کو فقیروں سے بہت اعتقاد تھا۔ فرمایا ہم
آپ چلتے ہیں جب کوٹلے میں پہنچے۔ وزیر نے عرض کیا جہاں پناہ!
فقیر صاحب یہ بھیڑ بھاڑ دیکھکر ناراض ہوں گے۔ بادشاہ نے حکم دیا
اچھا سب یہیں ٹھیریں بادشاہ تن تنہا وزیر کے ساتھ اندر گئے۔
جاتے ہی ان دونوں نابکاروں نے بادشاہ کے خنجر بھونک دیں
اور کام تمام کر کے لاش کو دریا کی طرف پیچھے پھینک دیا۔ آپ وہاں
سے چپت سے وزیر باہر آیا۔ لوگوں نے پوچھا حضور کہاں ہیں؟
کہا فقیر صاحب پاس بیٹھے ہیں۔ مجھے خوابگاہ میں سے ایک کاغذ
منگوایا ہے وہ لینے جاتا ہوں۔ تم سب یہیں کھڑے رہو میں ابھی
الٹے پاؤں آتا ہوں۔ یہ فقرہ گھڑ کے یہ بھی وہاں سے سٹک گیا۔ ادہر
دریا کی طرف سے کوئی ہندنی چلی آتی تھی کہیں اس کی نگاہ پڑی کہ
کسی کی لاش پڑی ہے پاس آکر دیکھا تو پہچانا کہ ارے یہ تو ہمارے بادشاہ
ہیں۔ ہے ہے کس ظالم نے یہ کام کیا۔؟ وہیں بیٹھ گئی جب بہت
دیر ہوگئی تو یہ لوگ گھبرائے اور دراندر گھس گئے وہاں دیکھیں

تو بادشاہ نہ فقیر - اِدھر اُدھر دیکھنے بھالنے لگے - نیچے جھک کر جو دیکھیں

تو بادشاہ قتل ہوئے پڑے ہیں - اور ایک ہندنی پاس بیٹھی ہوئی

نگہبانی کر رہی ہے - لاش کو اُٹھا کر لائے - نہلا دھلا ہمایون کے مقبرے

مین دفن کیا - شاہ عالم بادشاہ نے اُس ہندنی کی اِس خیرخواہی پر کہ

اس نے میرے باپ کی لاش کی رکھوالی کی - اُس کو اپنی بہن بنایا اور

بہت سا کچھ اُس کو دیا - بہنون کی طرح ساری رسمین اُس سے برتتے

رہے وہ بھی بھائی سمجھکر اپنی رسم کے موافق سلونو کے تیوہار کو بہت

سی مٹھائی تھالون مین لے کر آتی تھی اور بادشاہ کے ہاتھ مین سچے

موتیون کی راکھی باندھتی تھی - بادشاہ اُس کو اشرفیان اور روپیے

دیتے تھے - شاہ عالم کے بعد اکبر شاہ نے اُس سے اور بہادر شاہ نے

اُس کی اولاد سے یہ رسم نباہی -

دسہرہ

دسہرہ کے دن بادشاہ نے دربار کیا - دیکھو! پہلے ایک نیل کنٹھ

بادشاہ کے سامنے اُڑایا - ایلو وہ باز خانے کا داروغہ باز اور شکرا لیکر آیا

بادشاہ نے باز کو لیکر ہاتھ پر بٹھایا - لو دربار برخاست ہوا تیسرے پہر

کو اصطبل خاص کا داروغہ خاص گھوڑون کو مہندی سے رنگ رنگا

رنگ برنگ کی اُن پر نقاشی کر سونے روپے کے ساز لگا کر جھروکون کے نیچے لایا۔ بادشاہ نے گھوڑون کا ملاحظہ کیا۔ داروغہ کو انعام دیکر رخصت کیا۔

دوالی

لو آج پہلا دیا ہے۔ دیکھو محل مین سب کی آمد و رفت بند ہو گئی سقنیان۔ دھوبنین۔ مالنین۔ کہاریان۔ حلالخوریان تین دن تک محل کے باہر نہ نکلنے پائین گی۔ اور نہ کوئی ثابت ترکاریان محل مین آنے پائین گی۔ بینگن۔ مولی۔ کدو گاجر وغیرہ اگر کسی نے منگائی بھی تو باہر سے ترشی ہوئی آئی۔ اس لئے کہ کوئی جادو ٹکڑے تیپے کے دیئے کو دیکھو آج بادشاہ سونے چاندی مین تلین گے۔ ایک بڑی سی ترازو کھڑی ہوئی۔ ایک طرف پلڑے مین بادشاہ بیٹھے۔ دوسری طرف چاندی سونا وغیرہ بادشاہ کے برابر تول کے محتاجون کو بانٹ دیا۔ ایک بھینسا۔ کالا کمبل۔ کڑوا تیل۔ ست نجا۔ سونا۔ چاندی نقد وغیرہ بادشاہ پر سے تصدق ہوا۔ قلعہ کی برجون کی روشنی کا حکم ہوا کھیلین۔ بتاشے۔ کھانڈ اور مٹی کے کھلونے ہٹڑیان اور ہاتھی ہٹی کے اور گنون کی بھپاندیان۔ نیبو۔ کہاریان سر پر رکھے جھولنیان

اُن کے ساتھ ساتھ گھر گھر باٹتی پھرتی ہین - رات کو بیٹیون کے ہاتھی بیٹیون کی ہٹڑیان کھیلون بتاشون سے بھری گیئن - اُن کے آگے روشنی ہوئی - نوبت - روشن چوکی - اور باجہ بجنے لگا - چارون کونون مین ایک ایک گنّا کھڑا کیا - نیبُون مین ڈورے ڈال کر اُن مین لٹکا دیے گئے صبح کو وہ گنّے اور نیبو حلال خوری کو دیدیے - رتھ بان بیلون کو بنا سنوار - پاؤن مین مینہدی لگا رنگ برنگ کی اُس پر نقاشی کرسینگون پر قلعی اور سنگوٹیان ہاتھون پر کارچوبی پٹے اور سنکھ - گلون مین گھنگرو اور کارچوبی باناتی جھولین پڑی ہوئین چھم چھم کرتے چلے آتے ہین - بیلون کو دکھا انعام اکرام لے اپنے کارخانون مین آئے دوالی ہوچکی

ہولی

دیکھو ! ہولی مین جتنے سانگ شہر مین ہین سب بادشاہ کے جھروکون کے نیچے آئے - انعام لیکر رخصت ہوئے -

جھروکون کا زنانہ

دیکھو ! بادشاہی جھروکون کے نیچے باغ ہے باغ کے نیچے دریا بہتا ہے دریا کے کنارے خیمے کھڑے ہین - بیچ مین کشتیان چھوٹی بڑی

ہین بھی خیمے پڑے ۔ زنانے کا حکم ہوا ۔ دور دور تک ریتی مین پہرے
لگ گئے کہ غیر کی بھنبھی بھی نہ دکھائی دے ۔ چھوٹے چھوٹے بچّون اور
عورتون نے دُگا ہین لگا ہُین خضری دروازے سے اُتر کر شاہزادے
اور شاہزادیان ۔ محل ۔ نو محلے کے سلاطین اور اُن کی بیگماتین خیمون
مین آکر جمع ہوئین ۔ ایلو وہ بادشاہ کی سواری آئی دیکھنا کہاریان کیا
بے تکان ہوا دار کندھون پر لیے چلی آتی ہین ۔ ساتھ ساتھ خوجے
سو چھیل کرتے بھنڈا ہاتھ مین لیے اور حبشنیان ۔ ترکنیان وغیرہ چلی
آتی ہین وہ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو ۔ ایلو سب کھڑے ہو گئے
مجرا کیا ۔ بادشاہ جہان نما مین آکے بیٹھے ۔ باغ لوٹنے کا حکم دیا ۔
اہاہا ! ۔ دیکھنا کیا سر پر پاؤن رکھ کے دوڑین جیسے ٹڈی اول
اُمنڈ کر آتا ہے ۔ دم بھر مین سارے باغ کو نوچ کھسوٹ ڈالا کسی نے
تیبو کشمون کی جھولیان بھر لین ۔ کوئی کیلے کی گیل پکڑے کھڑی ہے
ایک ایک کو کھڑی کھینچتی ہے ۔ اچھی بوا آئیو ۔ یہ نگوڑی شیطان
کی انت تڑوائیو ۔ بھلا اُس لٹس اور لوٹم لاٹ مین کون کسی کی سنتا
ہے ؟ ۔

کوئی آمون کے درختون پر پتھر ان مار رہی ہے ۔ کوئی چاکو
سروتون سے بیٹھی گنّے کاٹ رہی ہے ۔ لونڈیان باندیان جو ذرا

دل چلی تھین - جھپ جھپ درختون پر چڑھ گئین توڑ توڑ کر وہین
بکھر بکھر کھانے لگین -

اہاہا! دیکھنا کوئی تو گد سے نیچے گر پڑی کسی کے کانٹا کسی کے
ککھڑ پنج لگی - بھون بھون بیٹھی رو رہی ہین - فقوئی جھلسانے لگے اس باغ کو
تجھ سر مونڈی کے تو کچھ بھی ہاتھ نہ آیا - مفت مین لہولہان ہوگئی -
تو باغ لٹ چکا -

دیکھو! نیبو نارنگی انار کھٹون وغیرہ کی جھولیان بھرے - ہاتھون
مین گنے لئے خوش ہوتی گرتی پڑتی چلی آتی ہین - کوئی بیچاری جو خالی
ہاتھ ہے تو کیا خفت کے مارے کتراتی کنیاتی آنکھ چراتے خفیف
خفیف اپنا سا منہ لئے چلی آتی ہے - سب اس کو چھیڑتی نکو بناتی چلی
آتی ہین - بس خفیف - دیکھو ہم یہ جھولیان بھر بھر کر لائے - اور تم
لے لو - تم اپنے جی مین نہ کڑہو وہ کہتی ہین - جو تمہارا تم ہی کو مبارک
بھاڑ مین پڑو - کیا موئی چار کوڑی کی چیز کے لئے اپنا منہ ہاتھ کالا
سے نچواتی - اپنی اجھڑی چوٹی پر سے تصدق کر دون - ایسی کیا نعمت
کی مان کا کلیجا تھا - اہاہا سچ کہتی ہو - تمہاری خفت [illegible] آنکھون پر
[illegible]

تمہاری وہی لومڑی کی کہاوت ہے - انگور کے درخت کے نیچے آئی -
خوشے لٹکے ہوئے دیکھکر بہت للچائی - بہت سی اچھلی کودی جب
کچھ نہ ہاتھ آیا یہ کہتی چلی گئی ابھی کچے ہین کون دانت کھٹے کرے -

نواب خیمون مین آکر ناچ رنگ دیکھنے لگین - تا دن مین بیٹھکر دریا
کی سیر کرنے لگین - دریا کے کنارے آپس مین جھینٹم جھانٹا لڑنے لگین
دیکھو کسی کا پاؤن کیچڑ مین پھسل گیا - ساری لت پت ہوگئی - کوئی دلدل
مین پھنس گئی - ان پر کیسے قہقہے پڑ رہے ہین - وہ کھٹ پانی اور رنگی
چھو ہوکر ایک ایک کو کھینچتی اور پکارتی ہین - اے بی اکّی! اے بی ڈھمکی!
اجّی ادہر آئیو - ذرا چھٹین اس کیچڑ مین سے نکالیو - کوئی تو جان بوجھکر
اپنا کالی دیتی ہے - کوئی کہتی ہے بوا بیگی چڑے تمہارے ڈھنگون پر اچھی
کیچڑ مین کیون جا پھنسین - اللہ رے تمہارا موٹا دیدہ! دلدل مین جا کودین
کیچڑ بیچ دریا کو دیکھکر آنکھین پھٹ گئین یا دیدے پتھرا گئے -

غرض بہت سی بولیان ٹھٹولیان مار کر اُن کو نکالا - نواب پیچھے
آگاہ نشست آیا بادشاہ کو گلابی پوشاک پہنائی اور سب نے سر سے پاؤن تک
گلابی کپڑے پہنے جدھر دیکھو گلابی پوش دکھائی دیتے ہین دریا
کے کنارے گویا گلابی باغ کھل گیا سب سلطانیون کے گلابی کپڑے
گلابی پگڑیان - کندہون پر بندوقین گلے مین پرتلے - کمر مین تلوارین

ہین - کوئی صوبہ دار - جمعدار - دفعدار - نشان بردار - کوئی
تاشے باجے والا - کوئی نقیب نبکر اپنی پلٹن جمائے کھڑے ہین
اوہو اوہ چاندی کا پنکھا مہتاب باغ مین سے اُٹھ کر دھوم سے
آیا - سلاطینون کی پلٹن نے سلامی اُتار پنکھے کے آگے ہوئی
اُس کے پیچھے تاشے باجے اور روشن چوکی والیان چلین - ان کے
پیچھے ہوادار مین بادشاہ اور شاہزادے شاہزادیان -
سلاطینون کی بیگماتین - تخت کے اردگرد پنکھے کے ساتھ چلین
درگاہ مین جاکے پنکھا چڑھا دیا -
بادشاہ اپنی بیٹھک مین آئے اور سب اپنے اپنے گھر
گئے -

باغ کا زنانہ

بادشاہ کے موتی محل کے آگے ایک بہت بڑا باغ ہے
حیات بخش اُس کا نام ہے - بیچون بیچ مین ساٹھ گز سے ساٹھ
گز چوکور حوض ہے - حوض مین جل محل ہے - شمال اور جنوب
کو آمنے سامنے ساون بھادون دو مکان سر سے پاؤن تک

سنگ مرمر کے ہین - اُن کے بیچ مین چھوٹے چھوٹے حوض ہین
حوض مین پانی کی چادرین گرتی ہین - چارون طرف لال پتھر کی
بڑی بڑی چار نہرین ہین - اُن مین پانی جاری ہے - نہرون کے
گرد لال پتھر کی گلکاری کی کیاریان - کیاریون مین - گیندا گل مہندی
گل نورنگ - شَبّو - زنبق - گل طرہ - سورج مکھی وغیرہ کھل رہا ہے
موتیا - چنبیلی - جوئی - رائے بیل - گلاب - سیوتی - مدمالتی -
مولسری کے پھولون سے سارا باغ مہک رہا ہے - بلبل چہک
رہی ہے - سبزہ لہلہا رہا ہے - دیکھو آم - شہد کوزہ* - بتاشہ
بادشاہ پسند - محمد شاہی لڈو وغیرہ - اور انار - امرود - جامن
رنگترہ - نارنگی - چکوترہ - کھٹا - نیبو - انجیر - شہتوت - بہدانہ
فالسہ - کھرنی - آڑو - شفتالو - آلوچہ - سیب - انگور - ناشپاتی
کمرکھ - بیری - کٹھل - بڑہل - پاکھل - گلرونده - وغیرہ کے درخت
پھل پھولون مین لدے ہوئے جھوم رہے ہین - مینہ کا جھمکا
لگ رہا ہے - مور جھنگار رہے ہین - پپیہا پیہو پیہو کر رہا ہی
کویل کوک رہی - ایلو وہ باغ کا زنانہ ہوا اور حکم ہوا کہ سر
سے پاون تک سب لال جوڑے پہنکر آئین - دیکھو سب نے

*آم کا نام ہے -

لال جوڑے رنگوائے۔ بارا مار کر کے ان پر مصالحے ٹکوائے۔ باغ
مین خیمے کھڑے ہوئے۔ حوض کے گرد لکڑیون کی پاٹ مین بندھین
ان پر فرش ہوا۔ ایک طرف بادشاہ کی جہان نما کھڑی ہوئی۔ حوض
مین نوار کے چھوٹے دو کانین لگین۔ مالنین۔ پنواڑنین۔ اور ترکاری
سیوے۔ گوٹہ۔ کناری۔ کپڑے والیان قرینے قرینے سے
بیٹھی ہین۔ بڑے والیان بڑے اور پوریان پھلکیان تل رہی
ہین۔ کبابنین کباب لگا رہی ہین۔ دہی بڑے والیان دہی
بڑے بیچتی پھرتی ہین۔ بساطی اور سادہ کارون کے لڑکے
طرح طرح کا اسباب اور انگوٹھیان چھلے لئے بیٹھے ہین حلوائیون
کے چھوکرے پوریان کچوریان مٹھائیان بیچ رہے ہین۔
اہا ہا! ذرا بھیرہ پلٹنون کو تو دیکھو۔ کیا چھوٹے چھوٹے
لڑکے تلنگون اور نجیبون کی سی وردیان پہنے بندوق توسدان
لگائے۔ ترہلار بانہ سے برابر قدم سے قدم ملائے چلے آتے
ہین۔ ایلو وہ چھنگنا سی توپین سنتے کو لندار۔ نیلی وردیان
پہنے۔ توپین کھینچے لئے آتے ہین جابجا بھیرہ پلٹنون کے پہرے
لگ گئے۔ توپین الگ ایک جا لگے کھڑی ہو گئین۔ تو باغ
کی تیاری ہو چکی۔ اب بیگماتین اور شاہزادیان آنی شروع

ہوئین - لال لال چوچہاتے جوڑے جھجہاتے پہنے ہوئے سونے
مین پیلی موتیون مین سفید چھم چھم کرتی چلی آتی ہین - ساتھ
ساتھ انا مغلانیان - مانی - ددا - چھوچھو - ہتیا - نوکرین - چاکرین
لونڈیان - باندیان - ہاتھون چھاؤن اللہ - بسم اللہ کرتی صدقے
قربان ہوتی چلی آتی ہین - دیکھنا بلائون - صدقے گئی
واری گئی - بیچ بیچ مین چلو - سفید چادر اوڑھ لو - اس چھتے
مین چوٹی والا رہتا ہے - اور رسّی کا بھی ڈر ہے - دور پار شیطان
کے کان بہرے - کسی کا کہین سایہ جھپٹا نہ ہو جائے - تو یہ بوڑھا
چونڈا کورے اُسترے سے مُنڈ جائے - جو کسی نے بنا ؤ کو ٹوکا
تو تھر آگیا - انا - مانی - ددا - پنجے جھاڑ کے اُس کے پیچھے جھپٹ
گئین - حُف تمہاری نظر - تمہارے دیدون - رائی نون - دیکھو
تمہاری ایڑی مین گونگا ہوا ہے - اچھی دیکھو اُس کلجبی نے ایسا
ہونسا مجھے تو آج اپنی بچی کا پنڈا کچھ پھیکا پھیکا دکھائی دیتا ہے
ذرا اُس کلہیاری کے پاؤن تلے کی مٹی چولھے مین جلا دیو -

دیکھو اب باغ مین چارون طرف گانا بجانا اور آپس مین
ہمجولیان بلکہ جھولون اور ہنڈولون مین جھول رہی ہین - ایک
ایک پر بولیان ٹھٹھولیان مار رہی ہین - آج تو اس لاجوڑے

پر چوٹ ہے۔ پھوٹ بوا تم کو کون سنہری جوڑے کو کالی (شاباش بہار)
گوٹ لگا کلیجی پھپھڑا کر دیا۔ واہ۔ اچھی یہ برا معلوم ہوتا ہے
خاک تمہاری اوقات۔ اچھی تمہیں کیا نہیں سوجھتا۔ دشمنوں
کے ویدے پٹم ہو گئے۔ ایلو ٹاٹ کی انگیا مونجھ کا بخیہ
(اندھے) در گور تمہاری صورت پہ موا صدقے کا دوپٹہ اس پہ یہہ
تمہاری مصالحہ۔ اہا ہا کوے کی چونچ میں انار کی کلی۔ اس
کلموتی شکل پہ یہ لال جوڑا کیا کھلتا ہے۔ بی تمہاری وہی
کہاوت ہے کہ آ بوا لڑیں لڑے ہماری بلا۔ بلا ایسجائے
تمہیں چپلا۔ چلو ہونے لگی۔ ذرا سی بات تم سے پوچھی
تھی۔ تم تو جھاڑ کا کانٹا ہو گئیں۔ دیکھنا سڑ دولی پاؤں کھار
آئیں بیوی نو بہار۔ اچھی میں کہتی ہوں تمہارا کیوں ہڑا
گیا ہے۔ آدمی کدھر اڑ گئے جو اکیلی پاپنچے بچھڑ کاتی پھرتی
ہو۔ او ہو ہو۔ اچھی تمہیں ہماری جان کی قسم۔ ہمارا حلوا
کھائے۔ ہاں کہو ہے کر کے پٹے جو اس بڑ ہیل کی دینج
کو نہ دیکھے۔ سر گالا منہ بالا۔ سینگ کٹا بچھڑوں میں ملیں۔ منہ
میں دانت نہ پیٹ میں آنت۔ لال جوڑا مٹکاتے کیا ٹھسے
بیٹھی ہیں۔ ایلو ابیہ اور قہر توڑا کہ پوپلے منہ میں مسی کی دھڑی

اور سوکھے سوکھے ہاتھوں میں مہندی بھی لگی ہوئی ہے۔

اچھی یہ لال کپڑے تو خیر بادشاہ کا حکم ہے۔ مگر کمبخت یہ مہندی اور مسّی کی دھڑی کا جائے بغیر کیا ان کی مرتی نہ تھی دیکھو لونڈیوں پر غصہ ہو رہا ہے۔ اری گل بہار۔ نو بہار۔ سبزہ بہار۔ چمپا۔ چنبیلی۔ گل چمن۔ نرگس۔ ہاں کنور انند کنور۔ چنچل کنور۔ مبارک قدم۔ نیک قدم۔ کدھر گئیں ایلو! وہ باغ میں کدکڑے لگاتی پھرتی ہیں۔ سگڈے مارتی پھرتی ہیں۔ بھلا ری علامہ دھر۔ قطامہ۔ چڑیل۔ مالزادی قحبہ بچی۔ سرمنڈی۔ ناک کاٹی۔ ایسی شتر بے مہار ہو گئیں ایسا دیدے کا ڈر نکل گیا۔ سب کو ازار میں ڈال کر پہن لیا۔ کام کاج پر دیدہ ہی نہیں لگتا۔ ایک جا پاؤں ہی نہیں ٹکتا۔ جلے پاؤں کی بلی کی طرح نچلی ہی نہیں بیٹھیں۔ سارے باغ کے جانور لیتی پھرتی ہیں۔ ہیں لہو کے گھونٹ پی پی کر گھونٹ رہی ہوں۔ کیسے ٹکلے سے بل نکالتی ہوں۔ کوئی دن کو یاد کرو بچوں کو شور مل رہا ہے۔

بوا تم بھی کیا نین تتی ہو۔ ذرا ذرا سی بات پر آنسو بہاتی ہو۔ ایسی کیا انوکھی۔ اچرج۔ جانِ آدم۔ نعمت کی ماں کا کلیجہ

چیل کا موت۔ عنقا چیز تھی جو تم ایسی بلبلا گئین۔ چھوٹی
بہن تھی اگر اُس نے لیا تو کیا ہوا۔ آؤ مین تمہین اور منگا دونگی
اچھی دیکھتی ہو اِس فتنی کو کیا شیطان چڑھا ہے
کیسے دیدے ہچیار رکھے ہین۔ اپنا لہو پانی ایک کیے ڈالتی ہے
کسی عنوان نہین بہلتی۔ ارے کا کا! ارے فلان قلی! جا بیو
بیوی کے لیے یہ چیز لا ہو۔ بیگم صاحب مین ابھی دیکھ کر آیا
ہون کسی دکان پر نہین ہے۔ ایسا کیا بازار مین اولا پڑ گیا
یہ حرامی تلا۔ مادر بخطا۔ کام چور نوالہ حاضر یہین سے بیٹھا بھیگی
بلی بتا رہا ہے۔ ٹالم ٹولے کرتا ہے۔ ارے یاقوت ارے زمرد
تو جا کر جہان سے ملے ابھی ڈھونڈ کے لے کر آ۔ ایلو یہ موا غارتی
کہین سے یہ موئے موٹے چھنگر موے گچکو نڈ رے اپنے
نگلنے اور ٹھوسنے کو اُٹھا لایا۔ یہ تم ہی بیٹھ کر ٹھور و۔ کھانے کو
بسم اللہ۔ کام کو نعوذ باللہ۔ یہ ہمارے نمک کا اثر ہے ان کی کیا
خطا ہے؟ چلو اب تو نہ روٹھو آؤ مُنہ جاؤ غصے کو تھوک دو۔ ہنستا
چو چلے نہ بگھارو۔ مجھے یہ نکتوڑے نہین سہاتے۔ آپس مین جھگڑا
کھیری۔ کسی کرتا نہین کرتے۔ ایک توسے کی روٹی کیا چھوٹی کیا
موٹی۔ مجھے تو دونون آنکھین برابر ہین تم کیا جنت مین لیجاؤ گے

وہ کیا مجھے دوزخ دکھائے گی - چلو نہین سنتی نہ منو - جوتی کی نوک سے
تم روٹے ہم چھوٹے - ایلو وہ چھوٹی بہن کیا کہہ رہی ہے - ہم
بھی چلے کو جائین گے - نون مرچین لگائین گے -

لو اب دو گھڑی دن باقی رہا حضور کی آمد آمد کی خبر ہوئی -
وہ جسولنی نے آواز دی - خبردار ہو - سواری آئی - دیکھو بادشاہ
کی بھی لال پوشاک ہے - لال ہی رنگے ہوئے ہما کے پر دن
کے مورچھل ہین - جھجیرو پلٹنون نے سلامی اتاری - چھوٹی چھوٹی
توپین دغنے لگین - سب حوض پر آبیٹھین -

بادشاہ اپنی جہان نما مین آئے - سرو قد کھڑے ہو کر
سب نے آداب مجرا کیا - دیکھو حوض کے گرد گویا گل لالہ کھل گیا
ایلو وہ بلغ لوٹنے کا حکم ہوا -

اہاہا! دیکھنا کیسی بے تحاشا گرتی پڑتی تو مجھیر مین تجھیر دوڑ رہیان
کوئی جھپیٹ مین آکر گر پڑی - دیکھو! انا ددا کیسی بھپڑا جلاتی
بلبلاتی دوڑ رہی جھٹ جھاڑ پونچھ کے اٹھا لیا - ایک لوٹا پانی کا
اس جا سے چھڑک دیا - لاکھون فضیحتے کھڑی کر رہی ہین - تجھ گرانے
والی کو جہان اس کی دائی نے ہاتھ دہوئے قربان کردن - ایسی
ضرمست ہو گئین - آنکھون پر چربی چھا گئی ہے ہی یہ کیا آشا زمانہ آگیا اٹھین

وہین روڑے اچھلے ۔ نہین بی دوا میں کے چوٹ وہ کہین نہین لگی ۔ تم ناحق اتنے پھپڑ دلاے مچاتی ہو ۔ کہیل ہین شاد وگدا برابر سے ہے دیکھو ادرختون کو بلا کی طرح جا کر لپٹ گئین ۔ پھل پھول پتون تک نوچ کھسوٹ ڈالے ۔ بیویان جھولی پھیلائے نیچے کھڑی ہین ۔ لونڈیان باندیان اوپر سے توڑ توڑ کر ان کی گودی مین ڈالتی جاتی ہین ۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری دردانہ دلشاد مجھے وہ نگھڑ توڑ دے ۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری اچپل تو مجھے وہ بڑا سا کھٹا توڑ دے ۔ مین تجھے ایک روپیہ دون گی ۔ ایلو ایک جو آ ہین انھین کچھ نہ ملا تو وہ کسی کی گودی کسی کے ہاتھ مین سے اچک لے گئین ۔ یہ منہ تکتی کی تکتی رہ گئین ۔ بولی چورون پر مور پڑے اپنے کچھ ہاتھ نہ آیا تو خفت اتارنے کو اورون کا لوٹ لیا ۔ اب یہہ سہر خر دچو نڈا ایمان بھونڈا سب ہین ٹھیکر ٹھینچیان بگھارین گی ہم بھی لوٹ لائے ۔ مین ابھی کوس کوس کے ڈھیر کر دون گی آلہی چھریان ۔ کٹادن ۔ انتی سار ۔ زہر مار ہووے ۔

لو اب شام ہوئی ۔ دونو وقت ملتے ہین جھٹ پٹا ہو گیا ۔ بس صاحبو چلو چاندنے کھیت کیا ۔ چاندنی چھٹکی ۔ چاندکی بہا ۔ لو لو دیکھو اب حوض اور نہر کی پٹریون پر بیٹھین چاندنی منا رہی

ہین - نواڑون مین ہلتی حوض مین پہر رہی ہین - سفید سفید پہولون
کے کنٹھے گلے ہین - کانون مین پہولون کی بالیان - لال لال کپڑون
پر عجب بہار دکہا رہی ہین - کہین ڈہولکی بج رہی ہے - گانا ہو رہا
ہے - کہین دس گہرا بچیسی قصے - کہانیان - پہیلیان - مکریان
ہو رہی ہین - دس بیس ملکر کہڑی ہو گئین - آو کبھی آنکھ مچولی
کہیلین - قطار باندہ کے ایک نے سامنے کہڑے ہو کر کہنا
شروع کیا - اڑنگ بڑنگ طوطی زبر تنگ - دائی جی کا تہان -
کہیلے چوغان ہریا ہر بس یہ نو یہ دس جس کے نام پر دس آتا گیا
اُس کو نکالتی گئی - اخیر مین جس کے نام پر دس آیا - وہ چور بنی ایک
بڑی بوڑہی کو بیچ مین دائی بنا کر بٹھا دیا - دائی نے چور کی آنکھین
بہیچین اور سب نے کہا تمہاری گود مین کیا - چور نے کہا مٹہر -
انہون نے کہا تمہاری آنکھین چٹر پٹر ہو وین جو تم آنکھین کہولو
یہ کہکر کونون کہترون مین جا چھپین - ایک نے آواز دی - چور چہوٹے
دائی کی بلا ٹوٹے - دائی نے چور کی آنکھین کہولدین - چور ہکا بکا ادہر
اودہر دیکہتی پہرتی ہے ڈہونڈ بہال کے ایک آدہ کو پکڑا - وہ چہپ
بیٹھہ گئی - چور کو کہنے لگی ہٹو بہی یہ کہا سہی ہے - گاڑہی بھر رستہ دو
چور نے رستہ دیا - اور نکل نکل کے بہاگین - چور اُن کے پیچھے دوڑی

کسی نے دوڑ کے والی کو چھو لیا - اور کہا وائی وائی - تیرے ساتون بھائی - دوڑنے ہین کوئی چور کے ہاتھ لگ گئی - یا ذرا سا چور کا ہاتھ بھی کسی کو لگ گیا - یا سات دفعہ سے کوئی زیادہ بیٹھی - تو اب یہ چور بنی اور جو سات دفعہ چور بنی اس کا ایک ہاتھ ٹخنے سے ملا کر آدھے دوپٹے سے باندھا - آدھا دوپٹہ ہاتھ مین پکڑے سارے بن سے لئے کھنی پھرتی ہین - ہارین ساتون لینڈ تمہارین جب اس نے تھک کر ناچارا اقرار کیا - ہان بھئی تمہاری جب اس کی ٹانگ کھولی سات دن تک اسی طرح روز نئے سج دھج - انوکھے کھیل نرالی باتین ہوتی رہین -

آٹھوین جمعرات کو پنکھے کی تیاری ہوئی - وہ بھاری بھاری تلوان نئی نئی ٹکمن کے لال لال جوڑے - سونے کے سچے جڑاؤ اور موتیون کے گہنے پہنے - نک سے سک بناؤ سنگار کئے سارے شہر کی عورتین امنڈ آئین - باغ گوناگون ہوگیا - دیکھنے والے اش اش کرتے ہین طوطیان ہاتھ پسارتی ہین -

لو اب چار گھڑی دن باقی رہا چاندنی چوک کے باغ سے پنکھا اٹھا -

دیکھو ہاتھی پر سونے کا پنکھا نیچے سچے موتیون کی جھالر

اُس مین سچے آویزے - اوپر سونے کا مور - اُس کے پیٹ مین
گلاب کیوڑا بھرا ہوا - پنجون مین سے نکل نکل کے سب کو
معطر کرتا جاتا ہے آگے آگے پھولون کی چھڑیان نفیری بجتی
ہوئی - ہزارے چھوٹتے ہوئے - سپاہیون کے تمن باجا بجاتے
ہوئے - پیچھے سلاطین اور امیر امرا ہاتھیون پر سوار - دوطرفہ
آدمیون کی بھیڑ بھاڑ - اس دہوم دھام سے باغ کے دروازے
پر پنکھا پہنچا - سب لوگ باہر ٹھہر گئے سلاطین پنکھا لے کر اندر
آئے - بادشاہ سوار ہوئے - چھوٹی چھوٹی توپین ننھے ننھے
گولنداز دہنا دھن چھوڑنے لگے - بچھیرہ پلٹنین سلامی اتار آگے
ہوئین - اُن کے پیچھے تاشے باجے روشن چوکی والیان - تاشہ
ڈھول - جھانج - طبلہ - نفیری - بجاتی چلین - اُن کے پیچھے سلاطین
پنکھا لئے ہوئے - پنکھے کے پیچھے بادشاہ ہوادار مین سوار
خوجے مورچھل کرتے حبشنیان - ترکنیان - قلماقنیان - اردابیگنیان
ہٹو بچو کرتی - جسولنیان خبردار ہی پکارتی - شاہزادے
تخت کا پایہ پکڑے - شاہزادیان - سلاطینون کی بیگماتین
نوکرین - چاکرین - لونڈیان - باندیان - شہر کی عورتین پیچھے ساتھ
ساتھ چلین - اس وقت کی بہار دیکھو کبھی نہیں بھولے پڑتی ہے

کبھی پھنیاں پھنیاں برسنے لگتا ہے - آسمان پر کالی گھٹا گھنگھور گھمنڈ رہی ہے - زمین پر دیکھو تو لال گھٹا کس طور امنڈ رہی ہے - ادھر بادل کی گرج - بجلی کی چمک - ادھر گوٹے کی جھمک - جواہر کی دمک سے آنکھوں میں چکاچوندی آتی ہے - نقیب ہی کی آواز قہر ڈھاتی ہے - محل میں گلیوں میں عورتوں کے غٹ کے غٹ چلے آتے ہیں - کوٹھوں پر ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے ہیں کہیں تل دھرنے کو جائے نہیں - تھالی پھینکو تو سر ہی پر گرے جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھو - ایک چھت - پھر ٹاٹیاں سی دکھائی دیتی ہیں اس تجمل اور کر و فر سے درگاہ میں شام کو پنکھا چڑھا کر پھر سب باغ میں آئے - روشنی کی تیاری ہوئی - حوض کے چوگرد نہر کی پٹریوں پر دو رستہ بانسوں کے ٹھاٹھر میں لال کنول - ان میں وغیرہ روشن ہوئے چاروں طرف سے اگ سی لگ گئی - تواڑوں میں روشنی جیسے جھیلا کے حوض میں پھر رہے ہیں - درختوں میں قمقمے جگنو کی طرح چمک رہے ہیں - کہیں میں بادشاہزادی کا سانگ بن رہا ہے - کہیں ناچ رنگ ہو رہا ہے -

رات اسی سیر و تماشے میں گزری - صبح کو سب اپنے اپنے

گھر گئے۔ لو میلہ ہو چکا۔

پھول والون کی سیر

دلّی سے سات کوس جنوب کی طرف مہرولی ایک گاؤن ہے
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے
اس سبب سے یہ گاؤن خواجہ صاحب یا قطب صاحب کہہ کے
مشہور ہے بادشاہون کے بڑے بڑے نامی مکان بنائے ہوئے
یہان موجود ہین اور امیرون نے بھی سیر کے واسطے یہان
مکان بنائے ہین۔ برسات مین یہان عجب کیفیت ہوتی ہے
اکبر شاہ بادشاہ ثانی کو یہان کی آب و ہوا موافق تھی اور
سیر بہت پسند تھی۔ اس سبب سے برسات کے موسم مین
یہان آکر رہتے تھے جس زمانے مین مرزا جہانگیر اکبر شاہ کے چہیتے
بیٹے نظر بند ہو کے الہ آباد بھیجے گئے تھے تو نواب ممتاز محل اُن کی
والدہ نے یہ منت مانی تھی کہ مرزا جہانگیر چھٹ کر آ ئین گے تو
حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر پھولون کا چھپر کھٹ اور غلاف
بڑی دھوم دھام سے چڑھاؤن گی۔

جب مرزا جہانگیر چھٹ کر آئے تو اُن کی والدہ نے اپنی منّت پوری کی ۔ غلاف اور پھولون کا چھپر کھٹ اور چھپر کھٹ مین پھول والون نے اپنا ایجاد ایک پھولون کا پنکھا بھی بنا کر ٹکا دیا تھا ۔ حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر چڑھایا اور بہت سا کھانا دانا فقیرون کو لٹایا ۔ بادشاہ کی خوشی کے سبب سے سارے قلعہ کے لوگ اور شہر کی خلقت جمع ہو گئی ۔ گویا ایک بڑا بھاری میلہ ہو گیا اکبر بادشاہ کو یہ میلہ بہت پسند آیا ۔ ہر برس ساون کے مہینے مین مقرر کر دیا ۔ دو سو روپے پھول والون کو پنکھے کی تیاری اور انعام کے جیب خاص سے ملتے تھے اور ہر برس یہ میلہ ہوتا تھا ۔ بلکہ اب بھی ہوتا ہے ۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے ۔ دیکھو مہینون پہلے بادشاہ کے ہان پنکھے کی تیاریان ہو رہی ہین رنگ برنگ کے جوڑے طرح طرح کے اُن پر مصالحے ٹنک رہے ہین ۔ فراش ۔ سپاہی اور سب کارخانون کے لوگ خواجہ صاحب روانہ ہوئے دیوان خاص بادشاہی محل جھاڑ جھپوڑ فرش فروش ۔ چلون ۔ پردے لگا آراستہ کیا ۔

ایک دن پہلے محل کا تیاریان روانہ ہوا ۔ خاصگی رتھون مین تورے دار ہین ۔ تصدّق ہین سب کارخانے والیان نوکرین چاکرین

لونڈیان باندیان ہین - فوجے سپاہی ساتھ ساتھ چلے جاتے ہین
خسریان رتھون کے ساتھ ساتھ دیکھو کیسی دوڑتی اور مانگتی
جاتی ہین -

اللہ خیرین ہی خیرین رہین گی - تیرے من کی مرادین
ملین گی ملین گی سب تجھے حق نے دیا ہے دیا ہے تیرے ٹہوسے
ہین پیسہ دھرا ہے دھرا ہے - تجھے موئے نوازے دیجا دیجا
دوسرے دن صبح کو بادشاہ سوار ہوئے چڑھی بڑھی بیگماتین اور
شاہزادے نالکی اور عماریون مین ساتھ ہوئے - شہر کے باہر
سواری آئی - جلوس ٹھہر گیا - سلامی اتار قلعہ کو رخصت ہوا -
چھتری سواری ہوادار یا سایہ دار تخت یا چھ گھوڑون کی بگھی مین
خواجہ صاحب مین داخل ہوئے -

دیکھو سنہری بگھی اوپر نالکی نما بنگلہ - اوپر چھجہ - ان پہ سنہری کلسیان
ہین - کوچبان لال لال بانات کی کمریان - سینہ نے وارگردان ٹوپیان
کھلا تبونی کام کی پہنے ہوئے - گھوڑون کی پیٹھ پہ بیٹھے ہانکتے جاتے
ہین - آگے آگے سانڈنی سوار - پیچھے سوارون کا رسالہ - آبدار
ٹھنڈا لیے - چوبدار عصا لیے گھوڑون پہ سوار بگھی کے ساتھ
ساتھ اڑائے جاتے ہین - ابلو بادشاہی محل سے سے کر

تالاب اور جھرنہ اور امریون اور مناظر کے باغ تک سارا تماشہ ہو گیا جابجا
سراپچے کھنچ گئے - سپاہی اور چوبون کے پہرے آن لگے گیا
متعدد غیر مرد کے نام کا نشان بھی کہیں دکھائی دیتا ہے
محل کی جنگلی ڈیوڑھی سے بادشاہ سوار ہین اور ملکہ زمانی تمام
چھالم بین اور سب ساتھ سواری کے جھرنے پر آئے بادشاہ
اور ملکہ زمانی بارہ دری مین بیٹھے - اور سب ادھر ادھر سیر کرنے
لگین - کڑاھیان چڑھ گئین - پکوان ہونے لگے - امریون مین جھولے
پڑ گئے - سودے والیان آ بیٹھین - دیکھو کوئی حوض اور نہر کی
پٹریون پر تاک جھانک رہی ہے - کوئی کنارون بیٹھی کھڑکھڑ
کرتی ہے - کوئی آپس مین ہاتھ پکڑے مٹکتی چال چلی آتی
ہے - کوئی امریون مین جھولے پر بیٹھی گاتی ہے - جھولا کن ڈالو
رے امریان - باگ اندھیرے تال کنارے - مورا جھنگارے
بادر کارے برسن لاگین بوندین پھنیان ننھیان - جھولا کن ڈالو
رے امریان - سب سکھی مل گئین چھیل چھبیلیان - جھولنا جھولی
دولین شوق رنگ سیان - جھولا کن ڈالو رے امریان
[illegible]
بی دشمن - اے بی جان مین اچھی چاند پہلے جھرمٹ سے پہیلین

وہ کہتی ہیں بی ہوش میں آؤ اپنے حواسوں سے صدقہ دو - اپنی عقل
کے ناخون لو - کہیں کسی کا ہاتھ منہ تڑواؤگی انا دا سمجھانے لگیں واری
کہیں بیویاں بادشاہزادیاں بھی چھپروں پہ سے پھسلتی ہیں - لونڈیوں
باندیوں کو پھسلواؤ - آپ سیر دیکھو - چلو بی میں تمہارے بہلاوون
میں نہیں آتی - تم یوں ہی چھیڑ دلاسے کیا کرتی ہو - نہیں نہیں ہم تو
آپ ہی کھیلیں گے - اچھا تم نہیں مانتیں تو دیکھو میں حضور سے جاکر
عرض کرتی ہوں - دیکھنا کیا کان دبا کے جھٹ پٹ چپکی ہو بیٹھیں -

وہ جھوم جھوم بادلوں کا آنا اور بجلی کا کوندنا - مینہ کی چھم چھم پانی
کا شور ہوا کی سائیں سائیں کوئل کی کوک پپیہے کی آواز - مور کی جھنکار
گانے کی للکار عجب بہار دکھا رہی ہے - پہاڑوں پر سبزہ لہلہا رہا ہے
رنگین کپڑوں سے لالہ نا فرمان کھل رہا ہے - مینہ سے رنگ اتر کے
کے رنگین پانی بہ رہا ہے - آم کا ٹپکا لگ رہا ہے جامنیں پٹاپٹ
گر رہی ہیں - دیکھو کیسی دوڑ دوڑ کے اٹھا رہی ہیں - لو شام ہوئی -
جسولنی نے آواز دی خبردار ہو بادشاہ سوار ہوتے ہیں - ابلو دہ
سے جا بجا چھپ کے کہا اے سواری کے ساتھ ہو لیں - لڑکیں جا کریں
کوٹھری میں شرق سینت سنبھال چھپا کر تو کرتی دو بیں -

لو اب چند روز تک اسی طرح روز جھڑ لگے اور اللہ اللہ

پکار رہا ہے - پیاسوں سبیل ہے مولی کے نام کی - کوئی کہتا ہے
تیرے کر پاس ہے تو دیجا نہیں پی جا راہ مولی - گکڑ والے حقہ پلاتے
پھرتے ہیں - ہیجڑے دکانوں پر چھلا دے سورتے تاین گاتے
اور مانگتے پھرتے ہیں - تو تنگی دا لے گا رہے ہیں ہم پردیسی
یاد نے چورین کیو بسرام - بھور بھئے اٹھ جاین گے سبے تہارو
گام - ہم پردیسی رے کہ جا بجا ہم پردیسی رے - مداری کے
تماشے - یہاں چہل پہل ہو رہے ہین - شہدے امیروں
کے مکانوں کے نیچے شور مچا رہے ہین - مینوا آزاد جسے
رسول شاہی چار ابرو کی صفائی کئے ہوئے - اپنی اپنی صدا کہہ
رہے ہین - کچھ راہ خدا دیجا تیرا بھلا ہوگا - بھلا کر بھلا ہوگا
سودا کر نفع ہوگا - غنیمت جان لے بابا جو دم ہے اللہ ہی اللہ
ہے - کیا خوب سودا نقد ہے - اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے
رام رام کرے پنچھی - یہ کایا نہیں پاوے گا - کنکر چن چن محل بنایا
سو رکھے گھر سدا رہے - نا گھر میرا نا گھر تیرا چڑیا رین بسیرا
کرے - رام رام کرے اچھے نبد سے یہ کایا نہیں پاوے گا - پانی
اوڑھنا پانی بچھونا پانی کا سرہانا ہے - پانی کا کلبوت بنا
اس مین کلبوت سمایا ہے - رام رام کرے اچھے نبد سے یہ کایا

کہیں نہیں پاوے گا۔ کہیں حسینی پہنیں چادر بچھائے کھڑے
کہہ رہے ہیں۔ عزیزو حق تعالے نے کیا ہے۔ شرف جس نے
پیغمبر کو دیا ہے۔

لو اب تیسرا پہر ہوا۔ آدھر شاہزادوں کی سواری۔ ادھر
پنکھے کی تیاری ہونے لگی۔ شہر کے رئیس اور امیر وغریب
اچھے اچھے رنگ برنگ کے کپڑے پہن کر نئی سج دھج نرالی
انوٹ انوکھی وضع سے اپنے اپنے گھروں برآمدوں چھجوں کوٹھوں
چبوتروں پر جا بیٹھے۔

ابلو اوہ پہلے آتشباز قلعی گر اور دروزوں کے پنکھے نفیری
بجتی ہوئی امیروں کے مکانوں کے نیچے ٹھہرتے ٹھہراتے
انعام لیتے لواتے چلے آتے ہیں۔

اہاہا دیکھنا وہ پھول والوں کے پنکھے کس دھوم سے آئے
کیا بہار کے پنکھے ہیں۔ آگے آگے پھولوں کی چھڑیاں ہزاروں
چھوٹتے تختوں کے واسطے یہ گھر [illegible] سے۔ ہمارا کیا گیا ہے بڑیں
[illegible] چوتری کی ان رنگوں سے پیر سادوں آ پوری۔ نفیری بین
تاشے [illegible] [illegible] رہیسے ہی چلے آتے ہیں۔ پیچھے
شاہزادے ہاتھیوں پر سوار آگے سے پا پیادہ

کی قطار تاشہ مرفہ بجاتے ہوئے پیچھے خواصی مین مختار بیٹھے
مورچھل کرتے ہوئے نقیب چوبدار پکارتے ہوئے صاحب
عالم پناہ چلے آتے ہین - ان کے پیچھے اور امیر امرا کے ہاتھی
چلے آتے ہین دیکھو رستے مین کیسے کھوا اچھلتا ہے -
آدمی پر آدمی گرتا ہے - کوٹھے پیچھے مکان بوجھ کے مارے ٹوٹے
پڑتے ہین - وہ ٹھنڈی میٹھی پھوار - ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور وہ
نفیری کی بھینی بھینی آواز قہر توڑ رہی ہے - وہ سہانا سہانا جنگل
اور وہ آدمیون کی بھیڑ بھاڑ کیا گلزار ہو رہا ہے - اس ہوم
دہام سے شام کو بادشاہی محلون کے پیچھے پیچھے آئے شاہزادے
ہاتھی پر سے اتر کے اپنے ڈیرون پر آ بیٹھے - اور سب پیدل
ہو گئے - حضور چلونون مین اوپر بیٹھے ہین -

اب نفیری والون کی سیر دیکھو کیسی جان توڑ توڑ کر
نفیری بجا رہے ہین - نو بجے اوپر سے چھنا چھن ان کی
جھولیون مین روپیے پھینک رہے ہین - انعام سے
لے کر رخصت ہوئے - پیچھے درگاہ مین جا کر بیٹھ [illegible]
رات [illegible] رنگ رنگ کی محفلین ہوئین - ڈھولک - ستار
طنبورہ - طبلہ - کھڑکتا رہا - صبح کو سونے چاندی کے پنکھے

انگوٹھیاں - اکے - نونگے - پونچھون کے بیچھے - موتیون کے
ہار انگوٹھیان شیشون کے ہار - اور لال سبز - زرد - اودی
پچرنگے سوت کے ڈورے - پنکھیان - پراٹھے - پنیر کھوپا
یہان کی سوغاتین سے لوا چلنا شروع کیا - شام تک سب
میلہ بھری ہو گیا -

بادشاہ ساری برسات یہین گزارین گے - سیر و شکار
کل سلطنت کے کاروبار سرانجام ہوتے رہین گے -

دیکھو جو بیگماتین سیر بین نہین آئین انھون نے اپنے
چھوٹون کو قلاقند - موتی پاگ - لڈو کی ہنڈیان آٹے سے
منہ بند کر کے چھپان لگا اور بٹوون مین اشرفیان روپیے
ڈال - چوبدارون اور خواصون کے ساتھ بھنگیون مین بھیجین
سب نے پانچ پانچ - چار چار - دو دو روپیے چوبدار اور خواصون
کو انعام کے دیئے - اور ان کے لئے سوغاتین یہان سے بھیجین
لو صاحب پھول والون کی سیر ہو چکی -

بادشاہ کا جنازہ

قدیم سے یہ بات سنتے ہے کہ جب کوئی بادشاہ مرجاتا تھا تو اس کے مرنیکی

خبر مشہور نہین کرتے تھے ۔ یہ کہدیتے تھے کہ آج گھی کا کپا لنڈہ گیا
بہادر دہلا کہنا کرچھپ چھپاتے قلعہ کے تلاقی دروازے سے اُس کا
جنازہ دفن کرنے بھیجدیتے تھے ۔ نوبت نقارے اُلٹے اور گڑیاں
چوطھون پرسے اتار دیتے تھے ۔ سب راگ رنگ خوشی کی موقوف
ہوجاتی تھین ۔ دوسرے بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے ہی شادیانے
بجنے لگے ۔ سلامی کی توپین چلنے لگین ۔ بعضے یہ بھی کہتے ہین کہ
بادشاہ کے جنازے کو تخت کے آگے لا کے رکھتے تھے ۔
دوسرا بادشاہ جو کوئی ہوتا تھا اُس کے منہ پر پاؤن رکھکر تخت
پر بیٹھتا تھا ۔ اکبر بادشاہ کے وقت سے یہ رسم موقوف
ہوگئی تھی ۔

ولیعہد کا جنازہ

دیکھو ناگی بین بنانے کا صندوق ہے ۔ سرسے پاؤن تک
تمامی ناگی پوشی ہوئی ہے ۔ بیٹے پوتے امیر امرا ناگی کے ساتھ
ساتھ منہ پر رومال رکھے آنکھوں سے آنسو زاروقطار بہاتے اُس
شہر کی جاسے تہان اُدھرسے چلے جاتے ہین ۔ دیکھنے والون کے
دل بھرے آتے ہین ۔ پیچھے منہ کو آتے ہین ۔ آگے آگے خاصے
گھوڑے سب پاہیون کے تمن الٹی بندوقین کندھون پر لئے

تاشے مرفہ اُلٹا کئے پیچھے ہاتھی - ہاتھیون پر شیرمالین - روپے اٹھنیان چونیان - دوانیان اور ٹکے خیرات کے رکھے ہوئے چلے آتے ہین - سارے شہر کی خلقت دیکھنے کو امنڈی چلی آتی ہے - عورت و مرد بے اختیار ڈاڈہین مار مار کر روتے ہین - جامع مسجد مین جنازہ آیا - حوض پر جنازے کی نالکی رکھی گئی ہزارون آدمی جمع ہو گئے - سب نے جنازے کی نماز پڑھی - وہان سے شہر کے باہر جنازہ آیا - سب جلوس رخصت ہوا خاص خاص لوگ جنازے کے ساتھ گئے - حضرت خواجہ صاحب کی درگاہ مین جنازہ دفن کیا شیرمالین - اٹھنیان چونیان دوانیان اور ٹکے محتاجون کو بانٹے خادمون کو روپے دیے فاتحہ پڑھی - قبر پر دو شالہ ڈالا - ایک حافظ قرآن شریف پڑھنے کو - ایک پہرہ حفاظت کو مقرر کر کے سب رخصت ہو گئے - بادشاہ کے ہان سے برداشت اور حاضری کا معمول مرحمت ہوا -

پھول

دیکھو! دوسرے یا تیسرے دن صبح کو پھولون کی تیاری ہوئی اسیچھے سے اچھا کھانا پک رہا ہے - ڈھیر سے الائچی دانے آئے -

سب لوگ جمع ہوئے - ایک ایک سیپارہ قرآن شریف کا
سب نے پڑھ کے سارا قرآن پورا کیا - الایچی دانوں کے ایک ایک
دانے پر کلمے ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھا - پھر ختم ہوا قرآن شریف اور
کلمون کا ثواب مرحوم کی روح کو بخشا - الایچی دانے سب کو بٹ گئے
بہت سا کھانا اور جوڑہ دوشالہ اللہ کے نام دیا - اپنے اپنے مقدور
کے عزیز و اقرباؤں نے حاضری کے روپے دیے - دسترخوان بچھا
سب نے کھانا کھایا - رخصت ہوئے -

اندر محل میں بادشاہ آئے - بہو - بیٹیوں - داماد - بیٹیون
کو سوگ اتروانے کے دوشالے - بیویوں کو نذر سامنے مرحمت
فرمائے - اس وقت کا کہرام دیکھو - کلیجا پھٹا جاتا ہے - سب کا نقشہ
رونے کو جی چاہتا ہے - ہائے ان کی سب امیدیں خاک میں مل
گئیں - ساری حسرتیں دل کی دل ہی میں رہ گئیں حضور بھی
آبدیدہ ہوئے - اور بہت تسلی وتشفی کی - اور فرمایا اما صبر کرو
صبر کرو - رونے پیٹنے سے کچھ حاصل نہیں - تقدیر الٰہی میں کسی
کو دم مارنے کی جا نہیں - صبر کے سوا یہاں اور کچھ علاج نہیں
نویں دن دسویں کی فاتحہ - انیسویں دن بیسویں کی فاتحہ ہوئی - اسی طرح
جوڑا دوشالے میت اور بہت سی باقر خانیاں اور شیرینی کی کشتیاں

اللہ کے نام دین اور دو دو باقر خانیان ایک ایک ٹیکے کی طشتری
سب کو نام بنام تقسیم ہوئین - آٹھ سات دن پہلے بانس کی چھپیون
کی کھانچیون مین سات سات طرح کی مٹھائیان طشتریون مین لگا سجے
سکے چھپے ہوئے لال جھنی کے کتنے کس تورے پوش ڈال بھینگیون
مین لگا لگا کے چوبدارون کے ہاتھ نام بنام سب کے ہان پہنچین جب
کھانچیان بٹ چکین - چالیسوین کی تاریخ مقرر کرکے سفید کاغذ پر رقعے
لکھوا کنبے مین بھیجے - بیس عمارت کو قبر کی تیاری کا حکم ہوا - آنے
پہلے قبر کا کڑا کھلوایا - گلاب کیوڑے کے شیشے - اور عطر اندر ڈالکر
اوپر پکی قبر بنوا - اوپر سنگ مرمر کا تعویذ کھڑا فرش لگا کے قبر تیار
کردی - انتالیسوین دن رات کو بہت سا کھانا پکا سب کنبے کے
لوگ اکٹھے ہوئے - دیکھو جس جا سے انتقال ہوا وہان ایک کھانے
کا تورہ - اور جوڑہ - دو شالہ جا نماز - تسبیح - مسواک - کنگھا - جوتی
کشتی مین لگا کے اور تانبے کے برتن غوری - رکابی - طشتری - قفلی
بادیہ - کٹورہ - سلفدان - پتیلا - پتیلی - لگن - لگنی - سینی - چمچہ
کفگیر - کفلی - سرپوش - چلمچی - آفتابہ - بیندانی وغیرہ رکھے گئے
اور دو لال سبز ططو جلین - دو لمن چیدلی کی سرہانے روشن ہوئین -
رات بھر رونا پیٹنا رہا - صبح کو سب قبر پر آئے - کچھا پی شامیانہ چاندی

کی چوبون پر قبر کے اوپر کٹہرا ہوا - اُس کے گرد پھولون کا چپرکہٹ بنا - بیچ مین کمخاب کا قبر پوش پہولون کی چادر ڈالی - سرہانے کہانے کا تورہ اور برتن رکھے - وہان اگر روشن ہوا - جوڑہ قبر کو پہنایا پائنتی جوتی رکہی - زنانہ ہوا - بیگمات مین آئین خوب رو دہین پیٹین - باہر ختم ہوا - الاپچی والے نے ختم کے سب کو بٹے پہر قوالی ہوئی - قوالی کے بعد سب نے کہانا کہایا - اسد کے نام ٹہوایا تیسرے پہر کو پہر ختم ہوا - وہ تورہ جوڑہ برتن وغیرہ سب خادمون کو دئے - اپنے گہر آئے - سہ ماہی چہ ماہی کی فاتحہ دہن دسوین بیسوین کی طرح ہوئین - برسی کی فاتحہ مین تورہ جوڑہ برتن وغیرہ مرنے کی جاسے نہین رکہے گئے - اور نہ وہ ٹہو تہین روشن ہوئین باقی چہلم چہ ماہی کی طرح ہوئین - پہلے سال جو مرنے کی فاتحہ ہوتی ہے اسے برسی کہتے ہین - اُس کے بعد پہر جو ہر سال برسوین دن فاتحہ ہوگی وہ دیسہ کہلاتا ہے - بزرگون اور بادشاہون کے دیسے کو عرس کہتے ہین -

---

عالی جناب معلی القاب صاحب عالم و عالمیان
شاہزادہ میرزا محمد سلیمان شاہ صاحب
گورگانی سرپرست خاندان تیموریہ

مین نے اس کتاب موسوم بہ بزم آخر کو جس مین ہمارے
دو آخری بزرگون کا طریق معاشرت لکھا ہے ملاحظہ کیا۔ چونکہ یہہ
کتاب ہمارے قدیم متوسل منشی فیض الدین نے جو قلعہ
مین پرورش پاکر چھوٹے سے بڑے ہوئے اور نیز صاحب
عالم بہادر اپنے حضرت والد مغفور کی خدمت مین ہمیشہ حاضر
رہے ہم لکھی ہے۔ اس لیے مین تصدیق کرتا ہون کہ جو کچھہ اس مین
لکھا گیا ہے وہ ٹھیک و درست ہے۔ مؤلف نے صاحب
مطبع ارمغان دہلی واقع ترکمان دروازہ کی فرمائش سے اس

کتاب کو لکھا اور نہایت دلچسپی کے ساتھ لکھا ہے۔

دستخط خاص شاہزادہ صاحب موصوف الصدر
پانزدہم جنوری ۱۸۸۵ء

صد پارہ دل (یعنی) تذکرہ مشاہیر عالم

مؤلفہ نامور مورخ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر جس مین حسب ذیل سوانح عمریان درج ہین قیمت ۸؍ خلیفہ ناصر الدین اللہ۔ زبیر ابن عوام۔ عبداللہ ابن زبیر۔ ابن بطوطہ۔ بقراط۔ مانی۔ جالینوس۔ سامرین۔ اعز الدین حسین حاتم طائی۔ والبصی۔ جبلہ بن ایہم۔ محمد بن تومرت المہدی المغربی۔ ابو عثمان سعید بن مسجح۔ سباتائی سیوی۔ دمشق کی جامع بنی امیہ سب کے جدا جدا حالات درج ہین

ایضاً جلد دوم

جس مین حسب ذیل سوانح عمریان درج ہین قیمت ۸؍ دونون جلدون کے یکمشت خریدار کو محصول کی رعایت۔ ابو الاسود دولی۔ احمد بن طولون ابو الضحاک۔ عمرو بن معدی کرب زبیدی۔ نابغہ زبیانی۔ اسکندر اعظم سمسون۔ ابن قراقر شلمغانی۔ الحکم المستنصر۔ محمد ابو عبداللہ الزغیر۔ منذر بن مغیرہ۔ حجاج۔ دمشقی ہوس۔ مسجد ایا صوفیہ۔ مسجد اقصیٰ۔ صلیبی جہاد۔

ازواج النبی صلعم جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے پورے حالات و سوانح درج ہین اور مخالفین اسلام کے مدلل جواب قیمت ۱۰؍

مخدرات مشاہیر عالم

مؤلفہ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر جس میں حسب ذیل نامور اور ممتاز خاتونان ارض کے مشرح و مفصل حالات زندگی جن میں بعض اسلام کے پہلے کی خاتونین ہیں اور کچھ اسلام کے بعد کی لکھے ہیں - سمی رامس ملکہ بابل - ہند بنت نعمان لیلائے اخیلیہ - شہدہ کاتبہ - زلیخا ملکہ مصر - ملکہ سجاح - ام سلمہ زوجہ سفاح قطر الندی - بلقیس ملکہ سبا - اولغا ملکہ روس - علیہ بنت مہدی - [illegible] سکینہ بنت النقیم - ملکہ استیر اسرائیلیہ - کیتھرائن ملکہ روس اول - زبیدہ خاتون ام ہانی مریم - [illegible] - [illegible] اسمٰعیل - ام الخیر رابعہ بصریہ - فاطمہ فقیہا ملکہ ثریا - ام ابان - رابعہ شامیہ - فاطمہ نیشاپوریہ - ملکہ زنوبیہ - نوار زوجہ فرزدق [illegible] - [illegible] زبیدہ - ہیلینہ - جون آف آرک - ام علی تقیہ -

ایضاً جلد دوم

جس میں حسب ذیل سوانح عمریاں درج ہیں - ویدون ملکہ سوریہ - [illegible] راخیل - مادام رولان فلپون - عاتکہ بنت معاویہ - تذکار بائی خاتون ارشد فریدہ عفرا - عائشہ بنت طلحہ - ہیپیشیا - خرقاء - دنیا بنت الفرق [illegible] جنفیا - ظریفہ بنت صفوان - ام حکیم بنت قارظ -

المشتہر شیخ نظیر حسین - مالک مطبع رحمانی دہلی - محلہ گڑھیا - بازار جامع مسجد